جلد ۲۲ | مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۹ مئی ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۷۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج بذریعہ ریل گاڑی لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا:۔

نظارت بیت المال کی ایک اطلاع منظر ہے۔ کہ سب جماعتوں کے لفافے نکالے جا رہے ہیں۔ بعض جماعتوں نے مقررہ رقم پوری کر دی ہے۔ بعض نے زیادہ بھی رقم دی ہے۔ مکمل حساب دفتر بیت المال تیار کر رہا ہے۔ جو عنقریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہونے والا ہے۔ دوسرا اہم کام یہ ہو رہا ہے۔ کہ آئندہ سال کے بجٹ تشخیص کرائے جا رہے ہیں:۔

معاصر "الحکم" کا مسیح موعود نمبر ۲۸ صفحات کے حجم پر شائع ہو گیا ہے۔ جس کے لئے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی قابل مبارکباد ہیں۔ مضامین دلچسپ اور مفید ہیں قیمت چار آنے۔ احباب متعدد کاپیاں منگا کر اشاعت کریں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

صدہا نشان صداقت ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں

(فرمودہ ۲۹ مئی ۱۹۰۳ء)

"عیسائی لوگ زہرناک کیڑے کی طرح اسلام کے درخت کی جڑ کو کاٹ رہے ہیں۔ مگر علماء کو ذرا بھی خیال نہیں بلکہ اپنے خیالات سے کہ مسیح زندہ آسمان پر ہے۔ اور دوبارہ قیامت سے پہلے آئے گا۔ مدد دے رہے ہیں۔ ان کی لگاتار کوشش یہی ہے کہ اسلام کا نام تک مٹ جائے۔ اور یہ اپنے فاسد عقائد سے ان کو مدد دے رہے ہیں۔ دیکھو لوکہ پادریوں نے شہر بشہر گاؤں بگاؤں مکروتزویر کا جال پھیلایا ہوا ہے۔ عورتوں اور بچوں تک کو لیتے ہیں۔ کہ کسی طرح ایک عاجزہ کے بیٹے کو خدا بنا کر منوا دیں۔ کئی کروڑ کتابیں رد اسلام میں بنا کر مفت تقسیم کر دیں۔ اس پر بھی مسلمانوں کو غیرت نہ آئی۔ کیا وہ خدا جو کہتا ہے اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْن کیا وہ غلط کہتا ہے۔ کیا اسلام کی وہ ابھی حالت نہیں ہوئی جو کسی مصلح و مجدد کی ضرورت پیدا کرے۔ طرح طرح کے زمینی و آسمانی نشان پورے ہو چکے۔ مگر وہ اب تک منکر ہیں آج تک ۲۹ لاکھ مسلمان مرتد ہو گئے ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ اگر ایک شخص مرتد ہو جاتا تھا۔ تو قیامت برپا ہو جاتی تھی۔ جس قدر مسلمان باقی ہیں۔ وہ بھی عیسائیت کے قریب قریب ہی ہیں اگر سو سال تک ایسی ہی حالت رہتی۔ تو اسلام کا نام و نشان زمین سے مٹ جاتا۔ لیکن خدا تعالے کا شکر اور احسان ہے۔ کہ اس نے عین ضرورت کے وقت مجھے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ یہ بات کوئی بناوٹی نہیں۔ صدہا نشان خرق عادت کے طور پر آسمان و زمین پر میری تصدیق کے لئے ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں"۔ (الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۳ء)

۲۶ مئی ۱۹۳۵ء کے جلسہ میں حضرت امیر المومنین کی تقریر

۲۶ مئی کے جلسہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو تقریر فرمائی۔ اس میں جہاں جماعت احمدیہ کی قربانیوں پر تبصرہ فرمایا۔ اور اس بارے میں مزید ہدایات ارشاد فرمائیں۔ وہاں مخالفین کے مقابلہ میں احمدیت کا کامیاب ہونا۔ اور معاندین کا خائب و خاسر رہنا بھی ثابت کیا۔ یہ تقریر انشاء اللہ بہت جلد شائع کیجائیگی اس کا مطالعہ نہ صرف ہر احمدی کو خود کرنا چاہیئے بلکہ اپنے بچوں اور اپنے خاندان کی مستورات کو بھی اس کا مطالعہ کرانا چاہیئے۔ تاکہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد دینی جہاد میں جس رنگ میں حصہ لے سکتا ہے۔ جلد سے جلد لے۔ احباب کو اس تقریر کی وسیع اشاعت کا خاص انتظام کرنا چاہیئے۔ اور الفضل کے ایجنٹ صاحبان کو تعداد کا اندازہ لگا کر اپنے آرڈر بہت جلد بھیج دینے چاہئیں ؛

کارکنانِ تبلیغ توجہ کریں

حضرت امیر المومنین کا دسواں مطالبہ

اور

صاحب حیثیت اصحاب کا فرض

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

"اپنے عہدہ یا کسی علم وغیرہ کے لحاظ سے جو لوگ کوئی پوزیشن رکھتے ہوں۔ یعنی ڈاکٹر ہوں۔ وکلاء ہوں۔ یا ایسے ہی معزز کاموں پر یا ملازمتوں پر ہوں۔ جن کو لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوں۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں۔ تا مختلف مقامات کے جلسوں میں مبلغین کے سوائے ان کو بھیجا جائے۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مندرجہ بالا ہدایت کے پیش نظر مجلس شاورت میں بعض احباب سے وعدے لئے گئے تھے۔ اور جماعتوں کے نمائندوں سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہوں پر جلسوں کے انعقاد کی مجھے اطلاع دیں۔ تا میں اس کے مطابق دو تین ماہ کا پروگرام مرتب کروں اور انہیں لیکچرار بہم پہنچاؤں۔ بعض دوستوں نے اس ضمن میں مجھ سے مطالبہ کیا تھا کہ میں ان کی سہولت کے لئے ایک ٹریکٹ چھپواؤں۔ جس سے انہیں تقریروں میں مدد ملے۔ سو وہ ٹریکٹ ۴۴ صفحے کا تیار ہو چکا ہے اب ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس ٹریکٹ سے اور ان دوستوں سے جنہوں نے اپنے آپ کو تقریروں کے لئے پیش کیا ہے۔ پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ تا وقتیکہ امراء اور پریذیڈنٹ اور دیگر کارکنان تبلیغ جماعتہائے احمدیہ حرکت نہیں کریں گے۔ اس وقت تک نہ ٹریکٹ کارآمد ہو سکتا ہے۔ اور نہ صاحب حیثیت اصحاب سے کام لیا جا سکتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے میں شہروں اور ضلعوں کی جماعتوں کو اس غرض کے لئے مخاطب کرتا ہوں۔ کیونکہ دیہات میں آج کل لوگ فصلوں کی کٹائی وغیرہ میں مشغول ہیں۔ چاہیئے کہ ہفتہ عشرہ تک شہری جماعتیں اپنے اپنے جلسوں کے متعلق فیصلہ کر کے اطلاع دیں۔ شہری جماعت جلسہ کے لئے دو تین مختلف تاریخیں تجویز کرے۔ اور پھر میں مختلف جماعتوں کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر پروگرام مرتب کر کے اخبار میں اعلان کردوں گا۔ اس طرح میرے لئے بھی سہولت رہے گی اور انکو بھی انتظام

مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء کا ایک روح پرور نظارہ

از جناب محمد عبد القادر صاحب صدیقی حیدر آباد دکن

اس دفعہ مجلس شورےٰ میں ہوا امر عجیب — عظمت و شان سے معمور تھا دربار حبیب

بحث تھی گرم زمینداروں کی حالت پہ ستم — شرح چندہ کی کمی کے لئے کوشاں تھے لبیب

یک بیک جوش سے اک بھائی زمیندار اٹھے — یہ کہا مانا کہ ہم تنگ ہیں مفلس و غریب

پر سفارش کے لئے کیوں ہے سفارش ناحق — معاف فرمائیں ہمیں چھوڑ دیں ہمارا خطیب

وادیٔ عشق! قدم پیچھے!! ستم! ہائے غضب!! — ایسی توہین خدایا نہ ہو دشمن کو نصیب

جان دی صبر دیا حوصلہ شاہانہ دیا! — ہے بجا شکرِ خدا جس نے دیا قلب منیب

ہم سے تحقیر یہ ہرگز نہیں ہوگی برداشت — اپنے احباب نہ ہوں اپنے لئے مثل رقیب

چاہیئے تھا کہ کہا جاتا بڑھو! اور بڑھو!! — مال و جاں دیدو۔ خداوند کے ہو جاؤ قریب

پھر اٹھے حضرتِ محمود ہمارے آقا — ہو کے مسرور کہا دیکھا؟ نمونہ یہ عجیب

ایسے جذبات کی ملتی ہے صحابہؓ میں نظیر — قابلِ دید رہی سبقتِ سائل و مجیب

وہی منظور ہے جو خاطر مرغوب میں ہے — حال زمینداروں کے طبقہ میں ہے محو غریب

سن لو اے دوستو! ہے وقت یہ قربانی کا — سامنے کفر و ضلالت کا سمندر ہے مہیب

دی ہے اللہ نے اک قیمتی شے عمر عزیز — وہ ہیں خوش بخت جو ہو جاتے ہیں مولےٰ کے نقیب

ظلمت کفر ہوئی جاتی ہے دنیا پہ محیط — قاطع شرک بنو زیر کرو روئے صلیب

لدھیانہ میں احمدیوں پر احراریوں کے مظالم

آج مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ لدھیانہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت مولوی برکت علی صاحب لائق منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے ؛

(۱) جماعت احمدیہ لدھیانہ ان دو احمدی افراد مسمیان میاں حبیب اللہ و محمد رمضان کو جو ڈویژن سٹاپ میں اپنے ایک دوست کو دیکھنے گئے۔ جو ہندو کارخانہ میں کام کرتا ہے۔ اثنائے گفتگو میں جو ان کے اور مالک کارخانہ کے درمیان ہو رہی تھی۔ احراریوں نے ان پر حملہ کردیا۔ اور زدوکوب کرکے لہولہان کردیا۔ ایک کا دانت ہلنے لگ گیا۔ مبارکباد دیتی ہوئی حکومت کی توجہ خاص طور پر مبذول کراتی ہے۔ کہ وہ احراری شرارتوں کو روکے ورنہ حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں۔ اور احراریوں کی ان کمینہ حرکات پر اظہار نفرت کرتی ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ لدھیانہ قاضی فضل احمد صاحب ریٹائرڈ کورٹ انسپکٹر کی دل آزار تقریروں کے متعلق جو انہوں نے محلہ صوفیاں میں ۱۸ مئی بوقت شب اور آج رات مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء محلہ ویکفیلڈ گنج میں کیں۔ حکومت کی خاص توجہ مبذول کراتی ہے۔ جس میں ہمارے پیشوا ہادی و رسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والاصفات پر توہین آمیز فقرات استعمال کئے۔ جن کو ضبط تحریر میں لانے کی ہمیں شرم اجازت نہیں دیتی۔ اور پبلک کو دلیرانہ احمدیوں پر حملہ آور ہونے کی انگیخت کی۔

(۳) قرار پایا کہ ان ریزولیوشنز کی نقول مقامی حکام۔ حکومت پنجاب۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور پریس کو ارسال کی جائیں اور حکومت سے مودبانہ درخواست کرتی ہے کہ جبکہ مختلف صورتوں میں احمدیوں کی زندگی تلخ ہو چکی ہے۔ اور واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ اور احرار ظلم کھلا شرارتوں پر اترے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی حفاظت کا انتظام کیا جائے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۵۴ھ

احرار کانفرنس سہارنپور میں کیا ہوا

حکومت کے خلاف احراریوں کی شورش

بد امنی پیدا کرنے کی انتہائی کوشش

احراریوں نے لدھیانہ کے بعد سہارنپور میں جو شور و شر برپا کیا۔ جس قدر بدزبانی اور بے ہودہ گوئی سے کام لیا۔ اور جس طرح کھلم کھلا عوام کو قانون شکنی۔ اور بد امنی کے لئے اشتعال دلایا۔ اسے حکومت کو آنکھیں کھول کر دیکھنا۔ اور غور و فکر سے ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ملک کو بد امنی میں مبتلا کرنے کے لئے جو کچھ ہو سکتا تھا۔ کیا گیا ہے۔

سہارنپور میں احراریوں نے جو کچھ کیا اس کی صحیح رپورٹ تو حکومت کو اسی صورت میں مل سکتی ہے۔ جبکہ اس نے ایسے دیانتدار رپورٹر مقرر کئے ہوں۔ جو اپنے فرائض پر اپنے ذاتی رجحانات کو غالب نہ ہونے دیں۔ تاہم اخبارات میں احراریوں نے جو کچھ خود شائع کرایا ہے۔ وہ بھی صورت حالات معلوم کرنے کے لئے کافی ہے:۔

حکومت کے خلاف الزام تراشی اور اشتعال انگیزی

احراریوں نے کھلے بندوں ایک طرف تو حکومت پنجاب سے لے کر حکومت برطانیہ تک کے خلاف مسلمانوں میں نفرت و حقارت پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ انگریزوں پر کھلم کھلا الزام لگایا۔ کہ وہ مسلمانان ہند پر خطرناک مظالم کر رہے ہیں۔ نیز اسلامی حکومتوں کو انہوں نے تباہ کیا اور ان کی مزید تباہی کے لئے کوشاں ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کو سخت اشتعال دلایا۔ اس کے متعلق طول و طویل اور اشتعال انگیز تقریروں میں سے صدر کانفرنس کے صرف چند الفاظ کافی ہیں۔ جو اخبار "احسان" (۲۷ مئی) میں درج کئے گئے ہیں۔ مولوی حبیب الرحمن نے کہا:۔

"انگریز کو کس نے اجازت دی ہے۔ کہ وہ سڑک بنانے کے حیلے سے سرحد کے مسلمانوں پر بم برسائے۔ کراچی کے ایک ماتمی جلوس پر گولیوں کی باڑ مارے۔ عقبہ اور معان وغیرہ مقامات پر فوجی چھاؤنیاں بنائے۔ کیا یہ اس لئے کہ ہمارا ہاتھ بندھا ہوا ہے"!

گویا یہ سب کچھ انگریزی حکومت کر رہی ہے اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کو جو کچھ کرنے کے لئے کہا گیا۔ وہ یہ ہے کہ

"مسلمانو! ایک اسمٰعیل نے شہید ہو کر ہمیشہ کے لئے دنیا میں علم دین سر بلند کر دیا ہے اگر اس کی جان نہ جاتی۔ تو اللہ کے دین کیلئے ہندوستان میں سر اٹھانے کی جگہ نہ تھی۔ آج انگریز اس لئے سب کچھ کر لیتا ہے کہ ۸ کروڑ مسلمان بے سردار انسانوں کا ریوڑ ہے میرا پیغام سنو۔ اگر تم ہماری آواز سنو اور اطاعت کے ساتھ سنو۔ تو خدا کی قسم ایک دن میں تمام توپیں شل اور تمام ہوائی جہاز بیکار ہو کر رہ جائینگے"

سکھوں کے مقابلہ میں جنگ کرتے ہوئے مولانا اسمٰعیل کا شہید ہونا بیان کر کے جس بات کی ترغیب دی گئی ہے۔ وہ بالکل صاف ہے۔ اور وہ یہ کہ انگریزوں سے جنگ کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

حبیب الرحمن لدھیانوی کو اپنا "سردار" مان لو۔ پھر جو کچھ وہ کہے۔ کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انگریزوں کی توپیں اور ان کے ہوائی جہاز بے کار کر دیئے جائیں گے:۔

سید عطاء اللہ صاحب بخاری نے مجمع کو مخاطب کر کے کہا "آپ کراچی کے دوسو مسلمانوں کو روتے ہیں! میں کہتا ہوں جس قوم کا نمائندہ فضل حسین ہو۔ اس کے دو ہزار بلکہ دو لاکھ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ تو کوئی نہ پوچھے گا"۔

کھلم کھلا دھمکیاں

اسی رنگ میں بار بار عوام کو حکومت کے خلاف بھڑکایا گیا۔ اور انگریزوں کے خلاف شدید نفرت پیدا کی گئی۔ پھر اسی کو کافی نہ سمجھا گیا۔ بلکہ حکومت کو کھلم کھلا دھمکیاں دی گئیں۔ چنانچہ مولوی حبیب الرحمن نے کہا۔ انگریزوں نے "گزشتہ چار پانچ سال سے ہندوستان کے مسلمانوں کو حقوق کی بحث میں الجھا کر تمام اسلامی ممالک پر اقتدار حاصل کرنا شروع کر دیا ہے ...... اگر مسلمان نے اس کی پالیسی کو سمجھ لیا۔ تو ہندوستان میں وہ اودھم مچ جائے گا۔ کہ قدر عافیت معلوم ہو جائے گی"!

(احسان ۲۳ مئی)

گویا حکومت کے خلاف احراری جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو حکومت کی موجودہ پالیسی سمجھانے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ اور جب مسلمان ان کی بات سمجھ جائیں گے۔ تو بقول ان کے نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندوستان میں دھم مچا دیں گے۔ اور انگریزوں کو قدر عافیت معلوم ہو جائے گی۔

گورنر پنجاب کے خلاف نفرت و حقارت کا اظہار

صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ میں انگریزوں اور ان کی حکومت کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہوئے اور عوام میں نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کرتے ہوئے احراری حکومت پنجاب پر بھی برسے اور شدت سے برسے۔ اور نہ صرف حکومت کو بلکہ ہز ایکسیلینسی گورنر پنجاب کی ذات کو اپنے حملہ کے لئے منتخب کرتے ہوئے حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔ کہ

"یو۔پی۔ احرار تبلیغ کانفرنس کا یہ اجلاس گورنر پنجاب کی اس تقریر کو جس میں مسلمانوں کو مرزائیوں سے باوجود اختلاف عقائد کے تعاون و اتحاد کی تعلیم دی ہے بنظر نفرت و حقارت دیکھتا ہے۔ اور اس کو حکومت کی مرزائیت نواز پالیسی کا زندہ ثبوت سمجھتا ہے"!

گورنر پنجاب کی تقریر میں جماعت احمدیہ کا قطعاً کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ وہ ایک عام نصیحت ہے، چنانچہ احراریوں نے اس کے متعلق پہلے یہی سمجھا اور ان کے نفس ناطقہ "احسان" نے اسے "نہایت مفید اور کار آمد نصیحت"، قرار دیا۔ اور اس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے لکھا:۔

"اگر پنجاب کے مسلمان سیاسین اپنے ذاتی جھگڑوں کو بالائے طاق رکھکر محض ملکی و ملی مفاد کے پیش نظر کوئی پروگرام وضع کرنے سے قاصر رہ گئے تو ان کی باہمی نا اتفاقی کا نتیجہ اس کے سوا اور کسی شکل میں برآمد نہیں ہوگا۔ کہ صوبہ کی اور قوموں کی قسمتوں کی عنان غیر مسلموں کے ہاتھ میں چلی جائے۔ اور منصب پرست مسلمان محض آلہ کار بر آری بنکر رہ جائیں گے"

یہ تھا گورنر پنجاب کی نصیحت کا وہ مفہوم جو "احسان" نے بیان کیا۔ اور تمام احرار نے پہلے اس سے اتفاق کیا۔ لیکن چند ہی دن بعد ڈاکٹر اقبال اور سر ظفر علی نے اسے حکومت کے خلاف شور مچانے کا ذریعہ بنا لیا۔ اور سہارنپور پہنچکر تو احراریوں نے اس کے خلاف سخت نفرت و حقارت کا اظہار کرنا ضروری سمجھا

احراریوں کی شرافت

احراریوں کے اس طریق عمل سے صاف طور پر عیاں ہے۔ کہ وہ کس ذہنیت کے انسان ہیں گورنر پنجاب نے کوئی آرڈر جاری نہیں کیا تھا۔ کوئی حکم نہیں دیا تھا۔ بلکہ صرف نصیحت کی تھی۔ کہ اس موقعہ پر آپس میں لڑنا جھگڑنا بند کر دو۔ ورنہ نئے نظام ملکی میں اپنے حقوق حاصل کرنے سے محروم رہ جاؤ گے اس میں نہ احرار کا نام لیا گیا تھا۔ اور نہ جماعت احمدیہ کا ذکر تھا۔ بلکہ ایک عام نصیحت تھی۔ مسلمانوں میں اگر کوئی خانہ جنگی اور اندرونی کشمکش نہ ہوتی۔ تو بھی جو نصیحت ان کی بہتری اور بھلائی کے لئے کی گئی تھی اس پر احراریوں کو بد اخلاقی کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ ہم آپ کے ممنون ہیں اور آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے پوری طرح متحد ہیں لیکن ایسی حالت میں جبکہ احراریوں کو خود اس بات کا اعتراف ہے کہ مسلمانوں میں اس قدر تفرقہ اور شقاق پایا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ دور نہ ہوا۔ تو صوبہ کی اور قوم کی قسمتوں کی عنان غیر مسلموں کے ہاتھ میں چلی جائیگی۔ گورنر پنجاب کی اس نصیحت پر کہ اندرونی لڑائی جھگڑے بند کر دو۔ یہ کہنا کہاں تک شرافت پر مبنی ہے۔ کہ ہم اس نصیحت کو بنظر نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ احراری حکومت کے کسی اچھے سے اچھے فعل کی بھی مذمت کرنے اس کے خلاف عوام کو اشتعال دلاتے۔ اور ملک میں حکومت کے خلاف نفرت و حقارت پیدا کرنے سے باز نہیں رہ سکتے اور اگر چندے یہی حالت رہی، تو ملک میں ایسا بڑا فتنہ برپا ہو جائیگا جو حکومت کے لئے بہت سے خطرات رکھتا ہوگا۔

حکومت کی غفلت کی وجہ

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ حکومت کے اعلیٰ حکام کو صحیح

عالمِ اسلامی پر نظر

فرانس کے مسلمان

از الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر

لوگ کہتے ہیں۔ کہ پیرس خوبصورت شہر ہے۔ مگر مجھے خدا معلوم کیوں اچھا نہ لگا۔ اس شہر میں مسجد البتہ خوبصورت ہے۔ اور ہم نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی امامت میں اس میں سب سے پہلے نماز پڑھی تھی۔ اس شہر میں "اسلامی اخوت" نام ایک سوسائٹی بھی ہے۔ اور فرانس کے اسلامی مقبوضات سے کچھ لوگ آکر یہاں آباد ہیں۔ اور ان سے مذہب کا ذکر کیا جائے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ "مذہب افریقہ میں چھوڑ آئے ہیں" مسیحی تبلیغی کوششیں ان مسلمانوں کے اندر یہاں بھی خاص انتظام کے ماتحت جاری ہیں۔ خوبصورت عربی ٹریکٹ مسیحیت کی فضیلت پر ان کے اندر تقسیم کئے جاتے۔ اور ان میں فروخت ہوتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ شوق سے ان عربی کتب اور ٹریکٹوں کو خریدتے ہیں۔ فرانس کے اسلامی مقبوضات مورا کو۔ الجیریا۔ ڈیونس میں دس لاکھ یوروپین مسیحی آباد کار متوطن ہو چکے ہیں۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ بھی فرانسیسی شہری بن گیا ہے۔ مگر قدیم الخیال نے ان کا مقاطعہ کر رکھا ہے۔ اور مسلمانوں کے قبرستانوں میں ان کے مُردوں کو جگہ نہیں دی جاتی۔ خونی مہدی کی آمد کے منتظر سرحدی جہاد کے قائل وہ واعظ وہاں بھی شورشیں برپا کر کے مسلمانوں کو تباہ و برباد اور غیر مسلم گردہ میں جانے پر آمادہ کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ فرانس کے مقبوضات میں گذرتی ہے۔ اس کی نسبت میں دو واقعات حوالہ قلم کرتا ہوں۔

۱۔ پیرس کے اسٹیشن پر مجھے ایک الجیریا کے تعلیم یافتہ عرب ملے۔ وہ کسی کالج میں پروفیسر تھے۔ میرے ساتھ ایک ہندوستانی طالب علم تھے۔ عرب صاحب نے اپنی زبان میں اپنی حالت پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا۔ "ہمیں کوئی آزادی نہیں۔ الجیریا سے مراکو تک خط لکھنا بھی مشکل ہے۔ غیر ملک سے مطبوعہ کتب منگوانا منع ہیں حتیٰ کہ قرآن پاک بھی باہر کا مطبوعہ ہم تک نہیں پہنچ سکتا۔" عرب صاحب کی بات کاٹ کر ہندوستانی نوجوان نے کہا۔ "ہمیں بھی تو آزادی نہیں" سمجھدار عرب استاذ نے جواب دیا۔ "اے میرے بھائی! لیکن حریت کے بھی درجات ہیں"

۲۔ جب میں مغربی افریقہ میں گولڈ کوسٹ کے علاقہ اشانٹی میں گیا۔ تو افریقین شاہ ہراسپا کے شہر کوماسی میں جہاں اس وقت مانتیل لاء تھا۔ مجھے چند مسلمان باشندگان علاقہ فرانس ملے۔ میں نے ان سے پوچھا تم کیسے ہو؟ یہاں زیادہ امن ہے۔ یا تمہارے علاقہ میں؟ ان لوگوں نے آہِ سرد بھر کر کہا۔ کاش ہم برطانوی علاقہ میں رہ سکتے!

ایک فرانسیسی جو کچھ پیرس میں ہوتا ہے اس کا بالکل اُلٹ وہ اپنے مقبوضات میں ہوتا ہے۔ وہ حاکم ہے جس کے احکام کی کوئی اپیل نہیں۔ وہ دہریہ ہے۔ مگر کیتھولک مذہب کا سخت حامی اور مسیحیت کی اشاعت کو اپنے ملک کے مفاد کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ ڈاکٹر زویمر نے رسالہ مسلم ورلڈ میں فرانسیسی پادری مصنف ڈاکٹر اینڈرے کی کتاب پر ریویو کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"عجیب بات ہے۔ کہ پرانی اسلامی جماعتیں مثلاً سنوسی وغیرہ جو یوروپین حملہ آور کے ساتھ کھلی جنگ کا وعظ کرتی تھیں۔ اب میدان سے ایک ایک کر کے ہٹ رہی ہیں۔ اور ان کی جگہ نئی جماعت احمدی لے رہی ہے۔ ان لوگوں نے مغربی افریقہ کے شہر لیگوس کو مرکز بنا کر کل فرانسیسی مغربی افریقہ پر اپنا اثر قائم کر دیا ہے۔ احمدی جماعت کی خفیہ تعلیم ہمارے زمانہ کے سب سے بڑے سیاسی سوالات میں سے ایک ہے"!

میں نے ڈاکٹر زویمر کو لکھا کہ "آپ کو معلوم ہے۔ کہ احمدی جماعت کا محض ایک مبلغ میرے وجود میں اس وقت مغربی افریقہ میں تھا۔ اور یہ صداقت کا اثر تھا۔ کہ ڈھومی اور فرانسیسی علاقہ کے مسلمان مسلمان رہے۔ اور جو عیسائی ہونے والے تھے رک گئے"۔ اس کے جواب میں پادری صاحب نے لکھا۔ "ہم جو چیز حق سمجھتے ہیں۔ اسے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں"۔

یہ ہے فرانسیسی علاقہ و فرانس میں مسلمانوں کی حالت۔ فرانسیسی اخباروں میں شراب کا اشتہار اس طرح دیا جاتا ہے۔ کہ کھجور کا درخت اور شاخ میں بوتل ہے۔ اور عرب سانڈنی سوار کا دایاں ہاتھ بوتل کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ کیا اچھا ہو کہ یونان و ٹرکی کی تبدیل آبادی کی طرح احراریوں اور ان کے سرپرستوں کو فرانس میں غازیوں کی امداد کے لئے بھیج دیا جائے اور ان کی جگہ ان علاقوں کے مسلمان لا کر آباد کئے جائیں۔ تا ملک کی فضا درست ہو جائے۔ اور نئے عافیت بھی معلوم ہو جائے۔

سنہ ۱۹۱۱ء اور ۱۹۳۵ء کے سر اقبال میں فرق

سر اقبال جو آج جماعت احمدیہ کو اسلام سے خارج کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں احمدیت کو جس نظر سے دیکھتے تھے۔ وہ انکے اس فقرہ سے ظاہر ہے:۔ "پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں"۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں ڈاکٹر صاحب نے علی گڑھ کالج میں ایک انگریزی میں لیکچر دیا۔ جس کا ترجمہ مولوی ظفر علیخان صاحب نے کیا۔ وہ ترجمہ مرغوب ایجنسی لاہور نے سنہ ۱۹۱۹ء میں دوبارہ "ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر" کے عنوان سے شائع کیا۔ پیش کردہ الفاظ اسکے صفحہ ۲۴ پر درج ہیں۔
(خاکسار عصمت اللہ)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۲ مئی سے ۲۵ مئی ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط و دستی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	نور فاطمہ بیگم صاحبہ	لاہور
۲	نذیر احمد صاحب	لائلپور
۳	غلام علی صاحب	گجرات
۴	محمد الدین صاحب	"
۵	سردار خان صاحب	"
۶	سراج بی بی صاحبہ	سرگودھا
۷	فتح محمد صاحب	گوجرانوالہ
۸	حکیم عبد الرحمٰن صاحب	"
۹	احمد ملا صاحب	بنگال
۱۰	محمد احسن خان صاحب	لاہور
۱۱	محمد حسین صاحب	گورداسپور
۱۲	محمد اسمٰعیل صاحب	"
۱۳	کرم داد صاحب	"
۱۴	نعمت علی صاحب	"
۱۵	محمد شریف صاحب	"
۱۶	محمد خورشید صاحب	"
۱۷	جلال الدین صاحب	"
۱۸	فقیر محمد صاحب	گورداسپور
۱۹	شیخ قطب الدین صاحب	اُڑیسہ
۲۰	مقبول خان صاحب	"
۲۱	اہلیہ " " "	"
۲۲	اہلیہ شیخ قطب الدین صاحب	"
۲۳	شیخ محمد شفیع صاحب	منٹگمری
۲۴	شاہ محمد صاحب	جہلم
۲۵	محمد یعقوب صاحب	حیدرآباد سندھ
۲۶	غلام قادر صاحب مُوفی	ضلع جنوبی
۲۷	رولدو صاحب	ضلع گورداسپور
۲۸	احمد الدین صاحب	ضلع جالندھر
۲۹	دین محمد صاحب	" جالندھر

دستی بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	محمد ثمین صاحب	کشمیر
۲	فضل کریم صاحب	حیدرآباد سندھ
۳	حیدر بخش صاحب	"
۴	محمد حسین صاحب	"

"احسان" میں حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مضحکہ خیز دلائل

(۵)

میثاق النبیین والی آیت سے انوکھا استدلال

قرآن مجید میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا علیہم السلام سے یہ عہد لیا۔ کہ جب نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اصلاح عالم کے لئے مبعوث ہوں تو ان کی امتیں آپ پر ایمان لائیں گی۔ اور آپ کی غلامی میں داخل ہو کر عالمگیر مواخات کا سلسلہ قائم کر دیں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۂ آل عمران میں فرماتا ہے۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ یعنی اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا۔ کہ تمہیں کتاب اور حکمت دینے کے بعد جب میں تمہارے پاس وہ رسول بھیجوں۔ جو تمہارا مصدق ہو۔ تو تم اس پر ایمان لانا۔ اور اس کی مدد کرنا۔

میثاق النبیین سے مراد

ظاہر ہے کہ کوئی انسان دائمی حیات لے کر دنیا میں نہیں آتا۔ بلکہ چند سالوں کے لئے اس عالم فانی میں بھیجا جاتا ہے۔ اس قلیل زمانہ میں آنے والے تمام انبیاء سے یکے بعد دیگرے یہ عہد لینا۔ کہ تم نبی آخر الزمان پر ایمان لا کر اس کی مدد کرنا۔ سوائے اس کے اور کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ کہ ان انبیاء سے یہ عہد لے کر ان کی امتوں کو ہوشیار کیا گیا ہے۔ اور انبیا ورسل کا یہ فرض مقرر کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی امت کو اور وہ آئندہ آنے والی نسلوں کو نبی آخر الزمان کی بعثت کی خبر دیتے چلے جائیں تا وہ آپ کی بعثت کے وقت قبول حق سے محروم نہ رہیں ۔

اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ میثاق النبیین کی طرف اضافت دو ہی طرح ہو سکتی ہے۔ یا تو یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ انبیا معاہد ہیں۔ اور میثاق سے مراد وہ عہد ہے۔ جو نبیوں سے لیا گیا۔ یا پھر یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ انبیاء معاہد یعنی عہد لینے والے ہیں۔ اور میثاق النبیین سے مراد وہ عہد ہے۔ جو انبیاء نے اپنی اپنی امتوں سے لیا۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیت میثاقہ الذی واثقکم بہٖ۔ (المائدہ ۲ع) میں میثاق اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا میثاق نہیں۔ جو اس نے کیا۔ بلکہ اس سے مراد وہ عہد ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے لیا۔ اور چونکہ یہ کھلی حقیقت ہے کہ ان انبیاء علیہم السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت تک زندہ نہیں رہنا تھا اس لئے یہی معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ میثاق النبیین سے مراد وہ معاہدہ ہے۔ جو انبیاء نے اپنی امتوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق لیا۔ اور یہی معنی حضرت ابن عباس نے کئے ہیں جیسا کہ فرمایا انما اخذ اللہ میثاق النبیین علیٰ اممھم۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے نبیوں کا میثاق ان کی امتوں پر لیا۔ اس کے علاوہ امت محمدیہ کے کثیر علماء بھی اسی طرف گئے ہیں۔ کہ یہاں وہی میثاق مراد ہے۔ جو نبی اپنی امتوں سے لیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام رازی کہتے ہیں۔ المراد ان الانبیاء کانوا یاخذون المیثاق من اممھم بانہ اذا بعث محمد فانہ یجب علیھم ان یؤمنوا بہ وان ینصروہ وھٰذا قول کثیر من العلماء۔ یعنی انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں سے یہ عہد لیا کرتے تھے۔ کہ جب محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبعوث ہوں تو تم پر واجب ہوگا۔ کہ آپ پر ایمان لاؤ۔ اور آپ کی مدد کرو۔

اسی کی تائید میں ابن جریر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت آتی ہے، کہ لم یبعث اللہ تعالیٰ نبیاً اٰدم فمن بعدہٗ الا اخذ علیہ العھد فی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخر تک اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا مبعوث نہیں کیا۔ جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق عہد نہ لیا ہو۔

میثاق کی غرض

اس عہد کی غرض یہ تھی۔ کہ نسل انسانی کے اندر سے قومیتوں اور رنگ ونسل کے امتیازات کو مٹا دیا جائے۔ کیونکہ مختلف قوموں میں مختلف نبیوں کے آنے سے قومی امتیازات ایک حد تک قائم ہو گئے تھے۔ اور ہر قوم اپنے ہی نبی کو دیکھتی تھی اور اسے کسی دوسری قوم کے نبی سے کوئی سروکار نہ تھا۔ مگر چونکہ یہ علیحدگی اور قومیتوں کی حدبندی ہمیشہ کے لئے رہنے والی نہ تھی۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ جب وہ وقت آ جائے۔ جب تعلقات بین الاقوام کی راہیں کھل جائیں۔ تو ایک ہی رسول ساری دنیا کی طرف مبعوث کر کے سب کو ایک سلک میں پرو کر بھائی بھائی بنا دیا جائے۔

اس میثاق کے مطابق ہر نبی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی اپنی امت کو خبر دی۔ اور ان فرائض سے آگاہ کیا۔ جو اس پر عائد ہوتے تھے۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ ان امتوں نے اس عہد کو فراموش کر دیا۔ اور جب وہ نبیوں کا سردار ان کے پاس آیا۔ جس کی آمد کی سابق انبیا اطلاع دیتے چلے آئے تھے۔ تو انہوں نے اپنے مونہہ موڑ لئے اور اس کا انکار کر دیا۔

مدیر "احسان" کا مضحکہ خیز استدلال

بہرحال آیات قرآنیہ سے ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق تمام انبیاء سے میثاق لیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے اس عہد کو نباہا۔ گو ان کی امتیں پوری طرح اس پر قائم نہ رہیں۔ لیکن قارئین کرام یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ "مدیر احسان" جو حیاتِ مسیح کے ثبوت میں مضحکہ خیز دلائل پیش کرنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ میثاق النبیین والی آیت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کی دلیل ہے۔

چنانچہ لکھتے ہیں۔

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے پر سورۂ آل عمران کی وہ میثاق النبیین والی آیت بھی گواہی دے رہی ہے . . . . جس میں عیسائیوں کو بتایا گیا ہے۔ کہ حضور ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء کرام علیہم السلام گذر چکے ہیں ان سب سے اس امر کا عہد لیا جا چکا ہے۔ کہ اگر وہ اور ان کی امتوں کے افراد) اپنی زندگی میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو پا لیں گے۔ تو حضور پر ایمان لائیں گے۔ اور حضور کی مدد کریں گے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ آیت عیسائیوں کے اس شبہ کو دور کرنے کے لئے نازل ہوئی کہ جب ہمارا خداوند زندہ ہے۔ تو ہمیں کسی نبی پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور اُن کی مدد کرنے کا وعدہ کر چکے ہیں" ۔

اب اگر اس دلیل کے ماتحت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات ثابت ہو سکتی ہے۔ تو باقی انبیاء کی حیات کیوں ثابت نہیں ہوتی کیونکہ دلیل یہ دی گئی ہے کہ چونکہ ۔

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام خود حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا وعدہ کر چکے ہیں"

اس لئے آپ زندہ ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ ہر نبی سے یہ عہد لیا جا چکا ہے۔ کہ اگر وہ اور ان کی امتوں کے افراد اپنی زندگی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پا لیں گے۔ تو آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ گویا ہر نبی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے۔ اور آپ کی مدد کرنے کا وعدہ کر چکا ہے ۔

اس صورت میں صرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی تسلیم کرنا اور باقی معاہدہ کرنے والے انبیاء کو وفات شدہ ماننا احراریوں کو ہی زیب دے سکتا ہے، جو عقل و دانش سے بھی ہاتھ دھو کر "حُر" ہو چکے ہیں ورنہ کسی معاملہ فہم انسان کا دماغ تو اس کی صحت کا قائل نہیں ہو سکتا ۔

عیسائیوں کا شبہ

کہا گیا ہے کہ "یہ آیت عیسائیوں کے اس شبہ کو دور کرنے کے لئے نازل ہوئی۔ کہ جب ہمارا خداوند زندہ ہے تو ہمیں کسی نبی پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے۔" مگر آیاتِ زیرِ بحث کے سیاق و سباق میں عیسائیوں کے شبہ کا کہیں ذکر نہیں اور اگر ہو تب بھی صرف عیسائیوں کے شبہ کو دور کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مستثنیٰ کرتے ہوئے باقی انبیاء علیہم السلام کے معاہدہ کا کیوں ذکر کیا گیا۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ عیسائیوں کو شبہ تو یہ ہو۔ کہ چونکہ ہمارا مسیح زندہ ہے اس لئے ہمیں کسی اور نبی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ اور جواب انہیں یہ دیا جائے۔ کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمام انبیاء سے معاہدہ لے چکے ہیں۔ بھلا اس جواب کا سوال سے تعلق ہی کیا ہے اور اس سے عیسائیوں کا شبہ دور کس طرح ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح کو دوسرے انبیاء پر کیوں ترجیح دی گئی

مدیر "احسان" اپنی عقل و دانش کا ایک اور رنگ میں مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اگر مرسلین سابقین میں سے کوئی نبی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک زندہ نہ رہتے اور ان پر ایمان لا کر ان کی مدد نہ کرتے تو خدائے جلیل کے اس فرمان کی جو میثاق والی آیت میں مذکور ہے اس دنیا میں عملی تصدیق کا سامان کیا تھا۔ حضرت ایزدِ متعال جل جلالہ نے حضرت عیسیٰ کو جو زندہ رکھا ہے تو اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ عملی طور پر انبیائے کرام علیہم السلام کے اس میثاق کی تصدیق ہو جائے۔ جو ان سے خدا نے ان سب کی رسالتوں اور کتابوں کے مصدق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء و افضل المرسلین پر ایمان لانے اور اس کی مدد کرنے کے لئے لے رکھا تھا"

اس کے متعلق گذارش ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہی تمام انبیاء میں سے میثاق النبیین کی عملی تصدیق کے لئے زندہ رکھنے کی کیا وجہ ہے۔ اور کیوں انہیں اس خصوص میں باقی انبیاء علیہم السلام پر ترجیح دی گئی۔ وجہ ترجیح معقول ہونی چاہیئے۔ اور بتایا جانا چاہیئے کہ کیوں حضرت موسیٰ حضرت یوسف حضرت ابراہیم حضرت نوح حضرت سلیمان اور حضرت داؤد علیہم السلام میں سے کسی کو زندہ نہ رکھا گیا

دوم۔ اگر پہلے نبیوں میں سے تمام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک فوت ہو جانا تھا۔ اور سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کسی اور کو خدا تعالیٰ نے زندہ نہیں رکھنا تھا۔ تو ان سب سے میثاق لینے کا کیا مطلب۔؟

سوم:۔ آیت میثاق النبیین میں اس امر کا کہاں ذکر آتا ہے۔ کہ اس کی عملی تصدیق صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کریں گے

چہارم۔ انبیاء سے معاہدہ یہ لیا گیا تھا۔ کہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ یعنی تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہوگا اور آپ کی مدد کرنی ہوگی۔ اگر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ باقی انبیاء فوت ہو جانے کی وجہ سے اس معاہدہ پر عمل نہ کر سکے تو بتایا جائے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جنہیں اس کی عملی تصدیق کے لئے زندہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس پر کہاں تک عمل کیا۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر آئے اور آپ پر ایمان لائے۔ پھر کیا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکلات کے اوقات میں آپ کی کوئی مدد کی۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان سے اترنا گوارا نہ کیا اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد جانیں صحابہ نے قربان کیں۔ مگر حضرت مسیح یہود سے ڈر کر آسمان پر ایسے گئے۔ کہ انہوں نے پھر آنے کا نام نہ لیا۔ تو بتایا جائے اس میثاق کی عملی تصدیق ہوئی یا تکذیب۔ اگر اسی غرض کے لئے انہیں زندہ رکھا گیا تھا۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں وہ آسمان سے اتر کر آپ پر ایمان لاتے اور آپ کی مدد کرتے۔ مگر چونکہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے یہی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ جس طرح باقی انبیاء علیہم السلام وفات پا گئے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی فوت ہو گئے

حقیقت یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام سے یہ جو عہد لیا گیا تھا۔ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر آپ کی مدد کریں گے۔ یہ عہد ان کے ذریعہ ان کی امتوں سے لیا گیا تھا۔ جیسا کہ مفسرین نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔ پس اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کی دلیل قرار دینا کسی طرح صحیح نہیں۔

رسول کریم سے بھی عہد لیا گیا

اس جگہ اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سابقہ تمام انبیاء سے عہد لیا گیا۔ اسی ایک عہد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی لیا گیا ہے چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح وابراھیم وموسیٰ وعیسی ابن مریم واخذنا منھم میثاقا غلیظا (احزاب ع ۱) یعنی ہم نے حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا۔ اور اے نبی تجھ سے بھی یہ عہد لیا گیا۔ اس آیت سے صاف طور پر ثابت ہے کہ جس طرح باقی انبیاء نے اپنی اپنی امتوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دی اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے بعد میں آنیوالے ایک نبی کی اپنی امت کو خبر دی اور وہ جیسا کہ ثابت ہے مسیح موعود ہی ہے۔ جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کہا۔ پس میثاق النبیین والی آیت اس امر کا بھی بدیہی ثبوت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بعد میں آنے والے ایک نبی کی اپنی امت کو خبر دے چکے ہیں۔ جیسا کہ سابقہ انبیاء نے اپنے بعد میں آنے والے نبی کی اطلاع دی۔ اس صورت میں صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو انقطاع نبوت کے قائل ہیں۔ اور یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی نے مبعوث نہیں ہونا صریح غلطی پر ہیں اور میثاق النبیین کی آیت حیات مسیح ثابت۔

جاپان میں مذہب کا غلبہ

باثر جاپانی ماہواری رسالہ "اکائنڈو" کا حسب ذیل اقتباس ان لوگوں کو غور و فکر سے پڑھنا چاہیئے۔ جو مسلمانوں میں احیائے مذہب کی تحریک کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے نقصان رساں قرار دیتے ہیں۔

۱۹۳۴ء میں جاپان میں دو باتیں نمایاں رہیں۔ اول مذہبی دلچسپی کے احیاء کی تحریک یہ مذہبی تحریک دفعۃً سال کے وسط میں بدھ واعظوں کی تقریروں سے پیدا ہوئی۔ یہ وعظ اس قدر پسند کئے گئے کہ ہوشیار ناشروں نے انہیں فوراً کتابی شکل میں جمع کر کے چھپوا دیا۔ اور وہ کتابیں خوب مقبول ہوئیں۔

لوگ اس تحریک میں خوب دلچسپی لیتے رہے اور یہ تحریک بڑھتی اور مضبوط ہوتی گئی۔ اور غالباً ۱۹۳۵ء میں بھی اسی شدومد سے جاری رہے گی۔ کیونکہ جاپان کے چوٹی کے اخبارات جو بہت کثیر الاشاعت ہیں۔ مذہبی مضامین کو نمایاں کر کے چھاپ رہے ہیں۔

کتابوں اور مذہبی مضامین کے ... سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہبی دلچسپی کا احیاء فقط بدھ مت میں دلچسپی کا احیاء ہے اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ جو بدھ مت کی طرف توجہ زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ایک حد تک عیسائیت کی طرف بھی زیادہ توجہ ہو گئی ہے۔ لیکن اس کی تبلیغ میں کوئی خاص ترقی یا سرگرمی نمایاں نہیں بلکہ ان سالوں میں چند جدید آزاد خیال مذہبی فرقے پیدا ہو گئے ہیں یا جبر حلقوں میں بدھ ازم کا احیاء جاپان میں دراصل قوم پرستی کی ترقی کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے ان دونو تحریکوں کی کامیابی میں بہت حد تک اعلیٰ اور برسر اقتدار طبقات کا ہاتھ ہے۔ یہ لوگ عوام میں مذہب اور قوم پرستی کا رجحان پیدا کرنے کی بہت کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ اشتراکیت کا استیصال ہو سکے جو کہ چند سال پہلے اتنی غالب ہوتی جاتی تھی کہ اس کے مظاہرات کو روکنے کے لئے پولیس استعمال کرنی پڑی تھی۔ ان حالات کے

عیسائیوں کا شبہ

کہا گیا ہے کہ "یہ آیت عیسائیوں کے اس شبہ کو دور کرنے کے لئے نازل ہوئی۔ کہ جب ہمارا خداوند زندہ ہے تو ہمیں کسی نبی پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے۔" مگر آیات زیر بحث کے سیاق و سباق میں عیسائیوں کے شبہ کا کہیں ذکر نہیں اور اگر ہو تب بھی صرف عیسائیوں کے شبہ کو دور کرنے کے لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو مستثنٰی کرتے ہوئے باقی انبیاء علیہم السلام کے معاہدہ کا کیوں ذکر کیا گیا۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ عیسائیوں کو شبہ تو یہ ہو۔ کہ چونکہ ہمارا مسیح زندہ ہے اس لئے ہمیں کسی اور نبی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ اور جواب انہیں یہ دیا جائے۔ کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمام انبیاء سے معاہدہ لے چکے ہیں۔ بھلا اس جواب کا سوال سے تعلق ہی کیا ہے اور اس سے عیسائیوں کا شبہ دور کس طرح ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح کو دوسرے انبیاء پر کیوں ترجیح دی گئی

مدیر "احسان" اپنی عقل و دانش کا ایک اور رنگ میں مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اگر مرسلین سابقین میں سے کوئی نبی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک زندہ نہ رہتے اور ان پر ایمان لا کر ان کی مدد نہ کرتے تو خدائے جلیل کے اس فرمان کی جو میثاق والی آیت میں مذکور ہے اس دنیا میں عملی تصدیق کا سامان کیا تھا۔ حضرت ایزد متعال جل جلالہ نے حضرت عیسٰی کو جو زندہ رکھا ہے تو اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ عملی طور پر انبیائے کرام علیہم السلام کے اس میثاق کی تصدیق ہو جائے۔ جو ان سے خدا نے ان سب کی رسالتوں اور کتابوں کے مصدق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء و افضل المرسلین پر ایمان لانے اور اس کی مدد کرنے کے لئے لے رکھا تھا"

اس کے متعلق گذارش ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو ہی تمام انبیاء میں سے میثاق النبیین کی عملی تصدیق کے لئے زندہ رکھنے کی کیا وجہ ہے۔ اور کیوں انہیں اس خصوص میں باقی انبیاء علیہم السلام پر ترجیح دی گئی۔ وجہ ترجیح معقول ہونی چاہیئے۔ اور بتایا جانا چاہیئے کہ کیوں حضرت موسٰی حضرت یوسف حضرت ابراہیم حضرت نوح حضرت سلیمان اور حضرت داؤد علیہم السلام میں سے کسی کو زندہ نہ رکھا گیا

دوم۔ اگر پہلے نبیوں میں سے تمام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک فوت ہو جانا تھا۔ اور سوائے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے کسی اور کو خدا تعالٰی نے زندہ نہیں رکھنا تھا۔ تو ان سب سے میثاق لینے کا کیا مطلب۔؟

سوم: آیت میثاق النبیین میں اس امر کا کہاں ذکر آتا ہے۔ کہ اس کی عملی تصدیق صرف حضرت عیسٰی علیہ السلام ہی کریں گے

چہارم۔ انبیاء سے معاہدہ یہ لیا گیا تھا۔ کہ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ یعنی تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہوگا اور آپ کی مدد کرنی ہوگی۔ اگر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ باقی انبیاء فوت ہو جانے کی وجہ سے اس معاہدہ پر عمل نہ کر سکے تو بتایا جائے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے جنہیں اس کی عملی تصدیق کے لئے زندہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس پر کہاں تک عمل کیا۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے اتر کر آئے اور آپ پر ایمان لائے۔ پھر کیا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکلات کے اوقات میں آپ کی کوئی مدد کی۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام نے آسمان سے اترنا گوارا نہ کیا اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد جانیں صحابہ نے قربان کیں۔ مگر حضرت مسیح یہود سے ڈر کر آسمان پر ایسے گئے۔ کہ انہوں نے پھر آنے کا نام نہ لیا۔ تو بتایا جائے اس میثاق کی عملی تصدیق ہوئی یا تکذیب۔ اگر اسی غرض کے لئے انہیں زندہ رکھا گیا تھا۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں وہ آسمان سے اتر کر آپ پر ایمان لاتے اور آپ کی مدد کرتے۔ مگر چونکہ انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے یہی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ جس طرح باقی انبیاء علیہم السلام وفات پا گئے اسی طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی فوت ہو گئے

حقیقت یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام سے جو عہد لیا گیا تھا۔ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر آپ کی مدد کریں گے۔ یہ عہد ان کے ذریعہ ان کی امتوں سے لیا گیا تھا۔ جیسا کہ مفسرین نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔ پس اسے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حیات کی دلیل قرار دینا کسی طرح صحیح نہیں۔

رسول کریم سے بھی عہد لیا گیا

اس جگہ اس امر کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سابقہ تمام انبیاء سے عہد لیا گیا۔ اسی ایک عہد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی لیا گیا ہے چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح وابراھیم وموسٰی وعیسی ابن مریم واخذنا منھم میثاقا غلیظا۔ (احزاب ع) یعنی ہم نے حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسٰی حضرت عیسٰی اور دیگر انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا۔ اور اے نبی تجھ سے بھی یہ عہد لیا گیا۔ اس آیت سے صاف طور پر ثابت ہے کہ جس طرح باقی انبیاء نے اپنی اپنی امتوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دی اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے بعد میں آنے والے ایک نبی کی اپنی امت کو خبر دی اور وہ جیسا کہ ثابت ہے مسیح موعود ہی ہے۔ جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کہا۔ پس میثاق النبیین والی آیت اس امر کا بھی بدیہی ثبوت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بعد میں آنے والے ایک نبی کی اپنی امت کو خبر دے چکے ہیں۔ جیسا کہ سابقہ انبیاء نے اپنے بعد میں آنے والے نبی کی اطلاع دی۔ اس صورت میں صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو انقطاع نبوت کے قائل ہیں۔ اور یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی نے مبعوث نہیں ہونا سخت غلطی پر ہیں۔ اور میثاق النبیین کی آیت حیات مسیح ثابت۔

جاپان میں مذہب کا غلبہ

باثر جاپانی ماہواری رسالہ "اکائنڈو" کا حسب ذیل اقتباس ان لوگوں کو غور و فکر سے پڑھنا چاہیئے۔ جو مسلمانوں میں احیائے مذہب کی تحریک کو اسلام اور مسلمانوں کے لئے نقصان رساں قرار دیتے ہیں۔

۱۹۳۴ء میں جاپان میں دو باتیں نمایاں رہیں۔ اول مذہبی دلچسپی کے احیاء کی تحریک یہ مذہبی تحریک دفعۃً سال کے وسط میں بدھ واعظوں کی تقریروں سے پیدا ہوئی۔ یہ وعظ اس قدر پسند کئے گئے کہ ہوشیار ناشروں نے انہیں فوراً کتابی شکل میں جمع کر کے چھپوا دیا۔ اور وہ کتابیں خوب مقبول ہوئیں۔

لوگ اس تحریک میں خوب دلچسپی لیتے رہے اور یہ تحریک بڑھتی اور مضبوط ہوتی گئی۔ بہر حال غالباً ۱۹۳۵ء میں بھی اسی شد و مد سے جاری رہے گی۔ کیونکہ جاپان کے چوٹی کے اخبارات جو بہت کثیر الاشاعت ہیں۔ مذہبی مضامین کو نمایاں کر کے چھاپ رہے ہیں۔

کتابوں اور مذہبی مضامین کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہبی دلچسپی کا احیاء فقط بدھ مت میں دلچسپی کا احیاء ہے اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ جو بدھ مت کی طرف توجہ زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں ایک حد تک عیسائیت کی طرف بھی زیادہ توجہ ہو گئی ہے۔ لیکن اس کی تبلیغ میں کوئی خاص ترقی یا سرگرمی نمایاں نہیں۔ بلکہ ان سالوں میں چند جدید آزاد خیال مذہبی فرقے پیدا ہو گئے ہیں باخبر حلقوں میں بدھ ازم کا احیاء جاپان میں دراصل قوم پرستی کی ترقی کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے ان دونو تحریکوں کی کامیابی میں بہت حد تک اعلیٰ اور برسر اقتدار طبقات کا ہاتھ ہے۔ یہ لوگ عوام میں مذہب اور قوم پرستی کا رجحان پیدا کرنے کی بہت کوشش کرتے رہے ہیں۔ تاکہ اشتراکیت کا استیصال ہو سکے جو کہ چند سال پہلے اتنی غالب ہوتی جاتی تھی کہ اس کے مظاہرات کو روکنے کے لئے پولیس استعمال کرنی پڑی تھی۔ ان حالات کے

مذہب میں مارشل لا

مذہب کو مُصلحین نے نہیں بلکہ دقیانوسیت کے حامیوں نے نقصان پہنچایا

سندھ کے معزز اور با اثر انگریزی معاصر "سندھ آبزرور" نے اپنے ۱۵ - مئی کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوان سے جو لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے

سر محمد اقبال جو پنجاب کے شاعر اور سیاستدان ہیں۔ ان لوگوں کے سخت خلاف ہیں جنہیں وُہ "مذہبی مجاہدین" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ وُہ کہتے ہیں۔ کہ یہ مذہبی محقق جدید تعلیم آزادی کی تلقین کرکے لوگوں کو مذہب سے بے اعتنا اور غفلت شعار بنا دیتے ہیں۔ اس کا ان کے خیال کے مطابق نتیجہ ہوگا۔ کہ اقوام و ملل ہند کی حیات سے مذہب کا نہایت اہم عنصر مفقود ہو جائے گا۔ ہندوستانی دماغ سر محمد اقبال کے خیال میں مذہب کے کسی اور بدل کا متلاشی ہو جائے گا۔ جو اس الحاد اور مادہ پرستی سے جو رُوس میں رونما ہو رہی ہے۔ کچھ کم نہ ہوگا۔ سر محمد اقبال کو بہائی ازم اور احمدیت کے خلاف شکایت ہے پنجاب میں قادیانیوں۔ اور احراریوں کی باہمی مڈھ بھیڑ (ڈیفلیش) بر سر شاعر کی ہمدردی کا رجحان دقیانوسیت (یعنی احرار) کی جانب ہے۔ ہم سر اقبال کے اس خدشہ کو کہ موجودہ اصلاحی تحریکات کی آزادانہ تعلیم ہندوستانی (ہندو مسلم) دماغ میں دہریت کی رو پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔ صحیح تسلیم نہیں کرتے :۔

تمام لوگ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ زمانہ گزشتہ میں سکھ تحریک۔ اور زمانہ حال کی کئی معاشرتی (سوشل) تحریکوں مثلاً برہمو سماج۔ اور آریہ سماج نے ہندوازم کے اثر یا وجود کو زائل کرنے کی بجائے اسے نکبت و بربادی کے عمیق ترین گڑھے میں گرنے سے بچا لیا ہے۔ اور اس کی طاقت میں قابل قدر اضافہ کر دیا ہے ہر ایک تحریک بالآخر سناتنیوں کی طرف سے لعنت و دھتکار کا نشانہ بننے کے باوجود ہندو سوسائٹی کی مضبوطی کا باعث ہوگی :۔

کسی قوم یا مذہب کے بہی خواہ کو اس قوم یا مذہب میں سے پیدا شدہ تحریک آزادی سے خائف نہیں ہونا چاہیئے۔ بشرطیکہ اس نئی تحریک کی رہنمائی مخلص۔ نیک نہاد۔ باحوصلہ اور انسانی ہمدردی رکھنے والے لوگوں کے ہاتھ میں ہو۔ سکھ گروؤں۔ راجہ رام موہن رائے۔ پنڈت دیانند سرسوتی۔ اور دیگر ہندو اصلاحی تحریکوں کے راہ نماؤں نے تمام راسخ العقیدہ سناتنیوں سے بہت زیادہ ہندو مذہب کو طاقت ور بنانے کے لئے مدد دی ہے۔ غرض ملک میں دہریت مذہب میں ایسی اصلاحی تحریکات کی وجہ سے نہیں پھیل سکتی۔ بلکہ اس کے پھیلنے کا بڑا سبب دقیانوسی لوگوں کی جمود کی تعلیم ہی ہوا کرتی ہے۔ مصلح یا ریفارمر کسی مذہب کے لئے خواہ اسلام ہو۔ ہندو مت ہو یا عیسائیت ہو۔ خطرہ کا باعث نہیں ہو سکتے۔ مذہب کے لئے جو لوگ خطرہ کا موجب ہو سکتے ہیں۔ وُہ متعصب اور تنگدل پنڈت۔ ملّا۔ اور پادری ہی ہوتے ہیں۔ جو دُنیائے خیال کی ترقیات اور سوسائٹی میں پیدا ہونے والے لاتعداد تغیرات سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ اور جن کی خواہش ہوتی ہے کہ ان لوگوں پر جو ان کی برتری ان کی پیش کردہ تعلیم کی دقیانوسیت۔ اور ان کے روشنی معرفت سے معرا عقائد سے مونہہ پھیر لیتے ہیں۔ ان کا اقتدار اور تسلط بدستور قائم رہے۔ حالانکہ ان کی تعلیم جسے وُہ عامۃ الناس کے سامنے خدا کے نام پر پیش کرتے ہیں۔ لکڑی کے برادہ یا شکستہ کانچ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی :۔

عدم رواداری اور تعصب ہی مذہب کے حقیقی دشمن ہیں۔ اور یہ دونوں باتیں ہمارے ملاؤں۔ مولویوں۔ پادریوں۔ اور گروؤں میں بکثرت موجود ہیں۔ یہ لوگ اوّل لوگوں کے کندھوں پر بھاری بوجھ لاد دیتے ہیں مگر اس کو اٹھانے کے لئے اپنی انگلی تک کو حرکت میں لانا پسند نہیں کرتے۔ وُہ بیواؤں تک کے اموال پر ہاتھ صاف کرتے ہُوئے ازراہ فریب لمبی دُعائیں کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ وُہ معاملہ فہمی۔ رحم۔ اور ایمان کے دقیق اور اہم اُمور کو قطعاً نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہی وُہ کور و کر راہ نما ہیں۔ جو مچھر سے تو پرہیز کرتے ہیں۔ مگر اونٹ نگل جاتے ہیں۔ بظاہر عدل پرست دکھائی دیتے ہیں۔ مگر باطنی طور پر منافقت اور بے انصافی کے جذبات سے لبریز ہوتے ہیں۔ یہی وُہ لوگ ہیں۔ جن سے مذہب کو محفوظ رکھنا چاہیئے۔ اگر بزعم خود وُہ اپنے آپ کو مذہب کے سب سے بڑے محافظ قرار دیتے ہیں۔ عیسائیت کے بانی حضرت مسیح نے ایسے ہی لوگوں کو جو طشت یا پیالے کی بیرونی سطح کو مجلا کر لیتے ہیں۔ مگر اندرونی طور پر بے اعتدالیوں۔ اور بدکرداریوں سے پُر رہتے ہیں۔ بہت بُرا کہا ہے۔ کسی ایسے مذہبی عالم کی بے ہودگی کا جو اپنے ہم مذہبوں کو مُردے دفن کرنے یا جلانے کے حق سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ تصور کیجئے۔ اگر دُنیا دہریہ ہو جائے گی تو اس کا سارا الزام اندھوں کے انہی اندھے راہ نماؤں پر ہوگا۔ جو اپنی فوقیت قائم رکھنے کے لئے اپنے ہم خیالوں کو قعر مذلت میں گرائے رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پیروؤں سے اندھا دُھند تقلید چاہتے ہیں انہیں خود مختارانہ غور و خوض سے منع کرتے ہیں۔ اور اس طرح گویا ان پر مارشل لا کا سا اقتدار رکھنا چاہتے ہیں :۔

سر محمد اقبال کو تاریخ مذہب کا ماہر ہونے کی حیثیت سے معلوم ہونا چاہیئے کہ انہی اشخاص نے جن کو وُہ مذہبی مجاہد کے نام سے موسوم کرتے ہیں عظیم الشان مذاہب کی بُنیاد ڈالی ہے۔ باوجود انہیں شدید مصائب۔ تکلیفات۔ بلکہ صلیب تک سے دو چار ہونا پڑا ہے۔ حضرت مسیح۔ اور حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے اپنے زمانہ کے "مذہبی مجاہد" ہی تھے۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ خدائے واحد کو پانے کے لئے وُہ بہت بڑے راہ نما ثابت ہُوئے۔ کیا ان کے متبع کہلانے والے آج کل کے علماء بھی صداقت کی تبلیغ کرنے۔ اور اس کی خاطر مصائب برداشت کرنے میں ویسے ہی دلیر ہیں۔ یا صرف ان کے نام پر ان جیسی روحانیت۔ ان کے جذبۂ ایثار۔ اور مصائب برداشت کرنے کی قوت ایسے صفات جن کی وجہ سے انہیں آسمانی بادشاہت میں تصرف حاصل ہو۔ ان سے بالکل معرا رہتے ہُوئے۔ اپنی وجاہت۔ اپنی توقیر۔ اور اپنی معبودیت قائم کرنے کے درپے ہیں اور جواہرات سے مرصع تاج اپنے سروں پر رکھنے کے خواہشمند ہیں :۔

جلسوں اور مناظروں کے متعلق ضروری اعلان

(۱) میں نے بارہا دوستوں کو توجہ دلائی ہے کہ وُہ خود بخود جلسوں اور مناظروں کی تاریخیں مقرر نہ کیا کریں بلکہ نظارت ہذا کو کافی عرصہ پہلے اطلاع دے کر اجازت حاصل کر لیا کریں۔ کچھ عرصہ میری اس ہدایت پر عمل کرنے کے بعد دوستوں نے اب پھر وہی رویہ اختیار کر لیا ہے۔ جلسوں کی تاریخیں مقرر کرکے ایسے تنگ وقت میں مبلغین کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ مجھے مبلغین مہیا کرنے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ ایک ہی تاریخوں میں کئی مقامات پر جلسے اور مناظرے ہوتے ہیں۔ اور میرے پاس مرکز میں کوئی مبلغ موجود نہیں ہوتا جسے میں بھیج سکوں۔ مندرجہ بالا حالات میں بعض مبلغین کو ان کے حلقوں سے بذریعہ تار بلایا جاتا ہے۔ اس طرح ایسا زائد خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے جس کی قطعاً بجٹ میں گنجائش نہیں ہوتی :۔

(۲) نیز بعض جماعتیں مبلغین کے مطالبہ کے ساتھ کرایہ بھی نہیں بھیجتیں۔ اور روپیہ کی قلت کی وجہ سے ان کا مطالبہ پورا نہیں کیا جا سکتا۔ بجٹ سفر خرچ صرف ایسے خرچ کا متحمل ہو سکتا ہے۔ جو دوروں کے لئے کیا جائے۔ بعض جماعتیں مبلغین کو کرایہ دینے کا وعدہ تو کر لیتی ہیں۔ لیکن بعد میں ادائگی دیر سے کرتی ہیں۔ اور دفتر کو وصولی میں دقت پیش آتی ہے پس میں جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کرتا ہوں۔ کہ آئندہ اگر کسی جلسہ یا مناظرہ کی کافی عرصہ پہلے اطلاع نہ دی گئی۔ اور ساتھ ہی کرایہ پیشگی نہ بھیجا گیا۔ تو ایسے مطالبہ کی تعمیل نہیں کی جائے گی۔ (ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریریں غیر مبائعین کی نظر میں!

مولوی محمد علی صاحب نے ۲۶ر اپریل ۱۹۳۵ء کو خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:-

"ہم تو حضرت مسیح موعود کو مجدد مان کر ان کی تحریروں کی عزت کرتے ہیں۔ اور ان کے ایک لفظ سے باہر نہیں جاتے۔ لیکن قادیانی حضرت صاحب کو نبی مان کر ان کے ارشادات کی ذرہ بھر پروا نہیں کرتے" (پیغام صلح ۹ مئی صفحہ ۹)

اسی پرچہ میں ایک اور غیر مبائع لکھتا ہے:-

"کیا آپ نے کبھی جماعت احمدیہ لاہور سے بھی سنا ہے۔ کہ فلاں تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منسوخ ہے۔ عقائد میں کا منصہ بنیان مرصوص کا مصداق آپ ہیں یا لاہور کے پاک ممبر جو حضرت اقدس کی ہر تحریر کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں"

ہر وہ شخص جسے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنواؤں کی تحریروں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جانتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کی اپنے اعتقاد کے مقابل میں کتنی عزت کرتے ہیں؟ اور ان کے اس قسم کے بلند بانگ دعاوی کہ ہم ان کے ایک لفظ سے باہر نہیں جاتے محض دروغ بے فروغ ہیں۔

نمونہ کے طور پر ایک دو مثالیں پیش کرتا ہوں جن سے قارئین کرام مولوی محمد علی صاحب کی دروغ بیانی کا اندازہ کر سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن مجید کے پڑھنے سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح بن باپ ہے۔ اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے کمثل آدم جو فرمایا۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اس میں ایک عجوبہ قدرت ہے۔ جس کے واسطے آدم کی مثال کا ذکر کرنا پڑا" (البدر ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء)

نیز فرماتے ہیں:-

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔ اور قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے" (البدر ۲۴ر جنوری ۱۹۰۲ء)

لیکن مولوی محمد علی صاحب جو بزعم خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے ایک لفظ سے بھی باہر نہیں جاتے۔ لکھتے ہیں:-

"اگر کوئی شخص قرآن کریم کے الفاظ سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ حضرت عیسٰے کا بن باپ ہونا تسلیم کیا گیا ہے۔ تو وہ ایسا مانے۔ میرے نزدیک یہ نتیجہ الفاظ قرآنی سے نہیں نکلتا" (بیان القرآن صفحہ ۳۱۶)

اور حقیقۃ المسیح صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں:-

"اگر معجزانہ پیدائش سے یہ مراد ہے۔ کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔ تو قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں لکھا"

یہ وہ عزت ہے جو پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کی کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۰ میں حضرت عیسٰے علیہ السلام کے بلا باپ پیدا ہونے کے مسئلہ کو اپنے عقائد میں داخل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اہل بصیرت کے نزدیک دو ہی احتمال ہو سکتے ہیں۔ یا تو یہ کہا جائے کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام خدا تعالیٰ کے کلمہ سے پیدا ہوئے یا نعوذ باللہ یہ کہا جائے۔ کہ آپ ولد الحرام تھے ...... اور یہ بات ہم قرآن اور انجیل کی شہادت کی بنا پر لکھتے ہیں۔ پس تم کامیابی اور صداقت کا رستہ مت ترک کرو" (ترجمہ از عربی عبارت)

لیکن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں

"ہم کسی عورت کی نیکی کے ادعا کے باوجود کبھی نہیں مان سکتے۔ کہ وہ بغیر کسی مرد کے حاملہ ہو گئی ہے۔ خواہ وہ عورت کتنی ہی پارسا اور صاحب عفت و عصمت ہو۔ اور خواہ وہ بیت المقدس اور کعبہ کے اندر ہی رہتی ہو۔ وہ لاکھ دفعہ کہے کہ میں بغیر مرد کے حاملہ ہوئی ہوں مگر ہم اسے جھوٹا ہی سمجھیں گے۔ ...... پس ایک حاملہ عورت پر حسن ظنی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ ہم یہ سمجھیں۔ کہ اس کا کوئی شوہر یقیناً موجود ہے جس سے وہ حاملہ ہوئی ہے۔ اور جو یہ کہتا ہے کہ اس کا کوئی شوہر نہیں وہ عوام میں اس کی عزت پر حملہ کرنے والا ٹھہرے گا" (ولادت مسیح صفحہ ۳۲)

سوچو اور غور کرو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں۔ کہ قرآن مجید اور انجیل سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو شخص یہ تسلیم نہیں کرتا۔ کہ حضرت مریم خدا تعالیٰ کے کلمہ سے حاملہ ہوئیں۔ تو وہ واقعات کی رو سے ان کی عصمت پر حملہ کرتا اور در پردہ انہیں زانیہ ٹھہراتا ہے (نعوذ باللہ) لیکن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مریم کو پاکباز ماننے کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہوئیں۔ اور جو کہتا ہے۔ کہ وہ بلا شوہر حاملہ ہوئی تھیں۔ وہ ان کی عزت پر حملہ کرنیوالا ہے

شاید لاہور کے "ان پاک ممبروں" کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کو سر اور آنکھوں پر رکھنے سے یہ مراد ہے۔ کہ نہ تو وہ ان تحریروں کو اپنے دماغوں میں جگہ دیتے ہیں اور نہ آنکھوں کے سامنے رکھتے اور انہیں دیکھتے ہیں۔ اگر یہی مطلب ہے۔ تو اس پر ہمارا بھی صاد ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"بہر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

مگر مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:-

"یہ آیت نص صریح اس بات پر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی نہیں آ سکتا" (بیان القرآن صفحہ ۱۸۴۴)

اس قسم کی بعض اور مثالیں میں نے اپنی کتاب "منکرین خلافت کا انجام" میں درج کی ہیں ناظرین خود فیصلہ فرمائیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا یہ دعوےٰ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کی عزت کرتے ہیں۔ اور ان کے ایک لفظ سے باہر نہیں جاتے۔ کہاں تک درست ہے؟

پس ان کا حضرت اقدسؑ کی تحریروں کو سر آنکھوں پر رکھنا بالکل اس مشہور مثل کے مطابق ہے۔ کہ پنچوں کا فیصلہ سر آنکھوں پر لیکن پرنالہ وہیں رہیگا۔ اسی طرح مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنوا کرتے تو وہی ہیں جو ان کا دل چاہے۔ اور صریح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے خلاف چلتے ہیں لیکن لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ کہتے ہوئے بالکل نہیں شرماتے۔ کہ

"ہم تو حضرت مسیح موعود کو مجدد مان کر ان کی تحریروں کی عزت کرتے ہیں۔ اور ان کے ایک لفظ سے باہر نہیں جاتے" سچ ہے

"چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"

(خاکسار جلال الدین شمس)

انجینئرنگ سکول "رسول" اور احمدی نوجوان

گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول ضلع گجرات پنجاب اور صوبہ سرحد کے لئے سپارڈی نیٹ انجینئرنگ کی گورنمنٹ کی طرف سے واحد درسگاہ ہے اس میں ہر سال قریباً ساٹھ لڑکے امتحان مقابلہ کے بعد داخل کئے جاتے ہیں۔ جن میں سے پچاس اوورسیر کلاس اور دس ڈرافٹسمین کلاس کے ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ سروسز میں مسلمانوں کی نسبت بمقابلہ دیگر اقوام زیادہ کرنیوالی پالیسی کے مطابق مسلمان لڑکے زیادہ داخل کئے جاتے ہیں۔ اس سال ساٹھ میں سے ۲۹ لڑکے مسلمان لئے گئے ہیں علاوہ ازیں گارنٹڈ پوسٹس جو اس سکول سے پاس شدہ لڑکوں کو دی جاتی ہیں۔ اب مسلمانوں کو زیادہ تعداد میں ملنے لگ گئی ہیں۔ چنانچہ اس سال کے لئے جو دس ملازمتیں تھیں۔ ان میں سے آٹھ مسلمانوں کو اور دو ہندوؤں اور سکھوں کو دی گئیں آئندہ سال میں بھی اس پالیسی کی قائم رہنے کی یقینی امید ہے سکول کا طریق تعلیم نہایت اعلےٰ ہے۔ لڑکوں میں جفاکشی پیدا کی جاتی ہے۔ زندگی نہایت سادہ بسر ہوتی ہے۔ اور ملٹری ڈسپلن کی طرح نظام قائم ہے معمولی قابلیت کا لڑکا تھوڑی سی محنت کرنیکے بعد امتحان مقابلہ میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اب پرچے بھی اتنے مشکل نہیں ہوتے۔ جتنے ۱۹۳۳ء سے پہلے ہوتے تھے۔ سکول کے اخراجات تیس اور چالیس روپے کے درمیان ہیں۔ فیس ہر چھ ماہ کی ٹرم کے بعد داخل کرنی ہوتی ہے۔ جو قریباً ۸۵ روپیہ بنتی ہے مندرجہ بالا اخراجات میں فیس بھی شامل ہے مگر سکول میں داخل ہوتے وقت اسکے علاوہ قریباً ایک سو روپیہ کا سامان خریدنا پڑتا ہے۔ امتحان مقابلہ میں شمولیت کیلئے درجہ تعلیم میٹرک تک اور عمر ۱۷ اور ۲۱ سال کے درمیان ہونی چاہئے۔ امسال امتحان مقابلہ ۲۸ اور ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو ہوگا۔ سکول کے یہ مختصر حالات پیش کرکے جماعت احمدیہ کے احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو اس سکول میں داخل کرکے فائدہ اٹھائیں۔ اس وقت صرف دو احمدی طالبعلم اس سکول میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ احباب زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو اس میں داخل کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے یوم وصال پر جماعت احمدیہ قادیان کا عظیم الشان جلسہ

تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر دلچسپ لیکچر

قادیان ۲۷ مئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ ۲۶ مئی جلسے منعقد کرکے تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر تقریریں کی جائیں۔ کل لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مسجد نور میں ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ پروگرام ایک روز قبل شائع کردیا گیا تھا اور مختلف محلوں میں ڈھنڈورے کے ذریعہ بھی لوگوں کو دعوت شمولیت دی گئی تھی۔ جلسہ گاہ مختلف قسم کے موزوں قطعات سے آراستہ تھا۔ اور جگہ بجگہ ایسے اشعار آویزاں تھے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی سکیم کے مختلف پہلوؤں کی یاد تازہ کرتے تھے۔

پروگرام کے مطابق پہلا اجلاس صبح سات بجے بصدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ منعقد ہوا۔ حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے سابق مبلغ مارشیس نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر کی نظم ایک نوجوان نے پڑھ کر سنائی ؎

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی تقریر

بعد ازاں شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے مطالبۂ اولیٰ پر ولولہ خیز تقریر کی۔ آپ نے بتایا۔ جب جنگ کا وقت ہوتا ہے تو ہر قوم اپنے لئے خاص قوانین وضع کیا کرتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص ان کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو وہ قومی غدار اور ملک کا خائن سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے لئے بھی اس وقت ایک جنگ کا موقعہ ہے۔ دشمن ہم پر چاروں طرف سے حملہ آور ہو رہا ہے۔ اور اس کے حملہ کے دفاع اور جماعت کی ترقی کے لئے اس انسان نے جو خدا سے براہ راست فیضان حاصل کرتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی پیشگوئیوں کے ماتحت پیدا ہوا۔ ہمارے لئے ایک لائحہ عمل اور قانون تجویز کیا ہے۔ اگر ہم اس پر عمل پیرا ہوں۔ تو یقیناً کامیاب ہوں گے۔ لیکن اگر ہم میں سے کوئی شخص آپ کی ہدایات کو چھوڑتا اور اس قانون کو توڑتا ہے۔ جو ہمارے لئے وضع کیا گیا۔ تو یقیناً وہ ان مجرموں میں سے ہوگا۔ جو اپنے محفوظ قلعہ میں خود سوراخ کرتے اور غنیم کو حملہ آور ہونے کا موقعہ دیتے ہیں۔

ہر احمدی کا فرض

اس میں شبہ نہیں کہ جو لائحہ عمل ہمارے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ وہ ایسا ہے کہ جو چاہے اس میں شریک ہوسکتا ہے۔ اور جو نہ چاہے اسے شرکت پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ مگر ایسے وقت میں جبکہ مصائب چاروں طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہوں۔ اگر کوئی شخص پیچھے رہتا ہے تو ہمیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اسے جماعت کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں۔ ترکوں کو جب جنگ عظیم کے بعد شکست ہوئی۔ اور اتحادیوں نے ان کے مرکز کو لے لیا۔ تو ایسے موقعہ پر ترکوں کی ایک جماعت میں سخت جوش پیدا ہوگیا۔ انہوں نے عہد کیا۔ کہ ہم اپنی کھوئی ہوئی عزت کو بحال کرکے رہیں گے۔ ایسے وقت میں ترکوں نے میدان جنگ میں بھیجنے کے لئے جو قوم تیار کی وہ ایسی تھی۔ کہ جس کے پاس نہ مکمل فوجی لباس تھا۔ نہ مکمل اسلحہ۔ کسی کے پاس بوٹ تھا تو کوٹ نہ تھا۔ اور کوٹ تھا۔ تو بوٹ نہ تھا۔ بڈھے بڈھے زمیندار اپنے کھلیانوں کو چھوڑ کر فوجوں میں شامل ہوگئے اور جب وطنیت کا یہ نظارہ بڈھوں نے دکھایا تو نوجوانوں میں ایک آگ لگ گئی۔ اور وہ بھی کٹ مرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حالات بالکل بدل گئے۔ اور ترکوں کی شکست ان کی فتح میں تبدیل ہوگئی۔ پس جنگ کے موقعہ پر جب ہر شخص میدان میں کودنے کے لئے تیار ہو۔ اور سمجھے کہ آگ اس کے گھر کو لگی ہوئی ہے۔ اور وہ ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹائے گا۔ تو اس وقت کوئی طاقت ایسی قوم کو مٹا نہیں سکتی۔ اس لحاظ سے ہم میں سے ہر شخص کے دل میں یہ احساس ہونا چاہیئے۔ کہ ہم میں سے ایک آدمی بھی اس جنگ سے پیچھے نہ رہے۔ خواہ بچہ ہو یا جوان یا بوڑھا۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اس تحریک جدید کے لئے اپنے آپ کو والنٹیر کرے۔ کیونکہ جب تک یہ جوش ہمارے اندر پیدا نہ ہوگا۔ ہم مقابلہ نہیں کرسکتے ؎

ضرورت اتحاد

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ جب میدان کارزار گرم ہو۔ تو آپس میں اتحاد نہایت ضروری ہوتا ہے۔ افواج کا نظام اس طرح ہوتا ہے۔ کہ ہر سپاہی دوسرے سپاہی کے ساتھ پیوست ہوکر اس طرح چلتا ہے۔ کہ ایک کا قدم دوسرے کے قدم کے ساتھ اور ایک کا بازو دوسرے کے بازو کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہی صورت اس وقت ہماری ہونی چاہیئے۔ اگر ایسے وقت میں جبکہ جنگ ہورہی ہو۔ ایک سپاہی آگے ہو اور ایک پیچھے تو فوج ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگی۔ پس آپس کے تنازع ہماری جماعت میں سے نابود ہوجانے چاہئیں۔

ہم میں سے ہر وہ شخص جو لڑتا ہے۔ یا دو بھائیوں کو لڑانے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے اس فعل سے ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ جماعت سے دشمنی کررہا ہے۔ ہمارے وقت کا ایک ایک لمحہ اتنا قیمتی ہے کہ ضرورت ہے ہم اسے دشمن کے مقابلہ میں صرف کریں۔ کیا وہ لوگ جو میدان جنگ میں پڑے ہوں۔ انہیں اتنا وقت مل سکتا ہے کہ آپس میں لڑیں۔ انہیں تو اتنا موقعہ بھی نہیں ملتا۔ کہ سگرٹ سلگا سکیں۔ پھر ہمارے مقابلہ میں تو وہ دشمن ہے۔ جو تمام شہروں اور دیہات میں پھر پھر کر بڑی طاقت جمع کر رہا۔ اور ہندوستان کے طول و عرض میں مخالفت کی آگ بھڑکا رہا ہے۔ بلکہ دیگر ممالک میں بھی اپنے زہریلے اثرات قائم کر رہا ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ ساری دنیا کو ہمارے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کون عقلمند ہے جو باور کرسکے کہ ہمارے پاس آپس میں لڑنے یا ایک دوسرے سے ناراض ہونے کے لئے وقت ہے ؎

پہلا مطالبہ

سب سے پہلا مطالبہ جو اس عظیم الشان انسان کے خلیفہ نے کیا۔ جو صلح و آشتی کا پیغامبر بن کر آیا۔ جس کے متعلق ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ دنیا کے شقاق و اضطراب کو مٹانے آیا۔ جس کے متعلق ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ بھائیوں کی سی مودت پیدا کرنے آیا۔ یہ ہے کہ ہم آپس کے جھگڑوں کو مٹا کر ایک ہوجائیں اور کسی بھائی سے رنجش نہ رکھیں۔ اگر ہم صحیح معنوں میں احمدی ہیں۔ تو ہم میں سے ہر شخص کو اپنا دل ٹٹولنا اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے اس عہد پر کہاں تک عمل کیا۔ اگر پتہ لگے کہ ہم نے ابھی عمل نہیں کیا تو یقیناً اس کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ ہم لاف زن ہیں۔

یاد رکھو آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم وصال ہے۔ آج وہ دن ہے جب احمدی قوم یتیم ہوگئی۔ اس مصیبت کی گھڑی کو یاد کرو۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش مبارک تمہارے سامنے پڑی تھی۔ اور پھر سوچو کہ کیا اس کے امن کے جھنڈا کو تم نے دنیا کے کناروں تک قائم کردیا۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعش مبارک پر کھڑے ہوکر یہ عہد کیا تھا۔ کہ خواہ ساری دنیا پھر جائے۔ میں مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی فرزند ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ آج ہم اس عہد کو پھر دہرائیں جو حضرت امیر المومنین نے کیا۔ اور عہد کرلیں۔ کہ اس صلح کے شہزادے کا پیغام ہم دنیا میں پہنچائیں گے۔ اور کونے کونے میں تبلیغ احمدیت کریں گے

دوسرا مطالبہ

پھر ہمیں یہ بھی چاہیئے۔ کہ ہم ہر قسم کے تعیشوں سے بالکل پاک ہوجائیں۔ ہمیں ایک سپاہی کی سی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اور اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ ہم سادہ زندگی اختیار کریں۔ یہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پہلا ارشاد ہے جو میں آپ کو پہنچا رہا ہوں۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب کی تقریر

آپ کے بعد جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر بیت المال نے مطالبہ ۲ تا ۶ پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر دشمنوں نے جو شرمناک سوانگ بھرا۔ وہ ایسا دل شکن اور ناروا تھا۔ کہ ہم میں سے ہر احمدی کا دل اس کی یاد سے زخمی ہوتا ہے اور ہمارے مجروح دل اس وقت تک مندمل نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ احمدیت تمام دنیا پر نہ چھا جائے۔ اور اس کا بدلہ اس صورت میں ہم نہ دیکھ لیں۔ کہ تمام دشمن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر چکے ہیں۔ مخالفت کی آگ مختلف اوقات میں مختلف شکلوں میں سلگتی رہی۔ مگر آج وہ شعلہ زن ہو کر چاروں طرف پھیل چکی ہے۔ اور نیا محاذ جنگ قائم ہوا ہے۔ دشمن چاہتا ہے کہ ہمارا نام صفحہ ہستی سے مٹا دے اور احمدیت کا ایک نام لیوا بھی دنیا میں باقی نہ رہے۔ اس کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گو آج سے پانچ سال پہلے بھی بتایا تھا۔ کہ تمام ملک میں شورش پیدا ہونے والی ہے اور ہمیں اس کے لئے تیاری کرنی چاہئیے۔ اور بعض طریق بھی حضور نے اس وقت بتائے تھے مگر اب تفصیلاً آپ نے ایک سکیم پیش فرمائی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں آپس میں صلح و محبت سے رہنا چاہئیے اگر ہمارے اندر ہی اتحاد نہ ہوگا۔ تو ہم دشمن کا مقابلہ کس طرح کر سکیں گے دوسری بات آپ نے یہ فرمائی ہے کہ جو معمولی کام ہم پہلے کر رہے تھے۔ ان میں کوئی کمی نہیں آنی چاہئیے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جو چندے معمولی طور پر لگے ہوئے ہیں۔ وہ سب جاری رہیں گے۔ اور اگر کوئی شخص پہلے چندوں میں ہی سست ہے تو نئی قربانیوں میں اس سے کیا امید ہو سکتی ہے آپ لوگ یاد رکھیں۔ اس وقت جتنے کام ہیں سب کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے مالی قربانی احباب کی طرف سے ہونی چاہئیے۔ حضرت امیر المومنین کا ارشاد ہے کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمد کا ½ سے ⅓ حصہ تک الگ کر کے امانت فنڈ میں جمع کرائے۔ معمولی چندے اسی میں سے کاٹ لئے جائینگے۔ ہاں اخبارات یا کتب و رسائل کی قیمت اس میں سے وضع نہیں کی جائے گی۔ پس ہمیں چاہئیے۔ کہ ہم اپنی آمدنیوں کا ایک حصہ خرچ کریں اور ایک حصہ جمع۔ جسے سلسلہ کے مفاد کے لئے خرچ کر دیں۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین نے مخالفوں کے گندے لٹریچر کا جواب شائع کرنے کے لئے دوستوں سے مالی قربانی کا مطالبہ کیا۔ پھر بیرون ہند میں مشن قائم کرنے کی تحریک کی۔ تبلیغ کی ایک خاص سکیم تجویز کی تبلیغی سروے کا کام تجویز فرمایا۔ غرض مالی قربانی کا مطالبہ تحریک جدید میں پانچ حصوں میں محدود کر دیا گیا ہے۔ دوستوں کو چاہئیے کہ وہ ان تحریکات میں حصہ لیں۔ اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ تا خدا کے قرب میں بھی ہمیں آگے جگہ ملے

جناب میر محمد اسحٰق صاحب کی تقریر

اس کے بعد جناب میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت نے مطالبہ ۷ تا ۹ پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا۔ دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جو اس اصل سے انکار کرے کہ جس سچائی کو کوئی تسلیم کرتا ہو۔ اس کے متعلق اس کا فرض ہوتا ہے کہ دوسروں تک پہنچائے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم نے راست باز تسلیم کیا ہے اس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ آپ کی تعلیم کو ہر جگہ پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ کوئی تاجر ہے اور کوئی ملازم۔ کوئی زراعت کرتا ہے۔ اور کوئی اور کام۔ اس کے مقابلہ میں مذہب کا تقاضا ہے کہ تبلیغ کریں۔ ایسی صورت میں درمیانی راہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ تجویز فرمائی ہے۔ کہ سرکاری ملازمین جن کی تین ماہ کی رخصتیں جمع پڑی ہوں یا قریب کے زمانہ میں جمع ہونے والی ہوں وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے ان رخصتوں کو وقف کر دیں اور بجائے چھٹی کو پہاڑ پر جانے مکان کی تعمیر کرنے یا آرام کرنے پر خرچ کرنے۔ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے وقف کر کے اپنے فرض کو ادا کرے۔ دوسرا مطالبہ جو اسی کی شق ہے یہ ہے۔ کہ اساتذہ اور کالجوں کے پروفیسر وغیرہ جنہیں موسمی چھٹیاں ملتی ہیں وہ بھی اپنی چھٹیوں کو وقف کر دیں۔ تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ وہ نوجوان جو بے کار ہوں اپنے آپ کو حضرت امیر المومنین کے حضور پیش کریں۔ حضور انہیں مناسب کرایہ دے کر باہر کے کسی ملک میں یا ہندوستان کے کسی علاقہ میں ہی تبلیغ کے لئے بھیج دیں گے۔ یہ سب مطالبات نہایت ضروری ہیں۔ اور دوستوں کو چاہئیے کہ ان پر عمل کریں۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی تقریر

اس کے بعد خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ان مطالبات پر تقریر فرمائی کہ صاحب پوزیشن اصحاب جلسوں میں لیکچر دیں ۲۵ پچیس لاکھ روپیہ کا ریزرو فنڈ قائم کیا جائے۔ اور پنشنر اصحاب خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ آپ نے تفصیلاً تمام امور پر روشنی ڈالی۔ اور نہایت ضروری باتیں بیان کیں۔

پنجابی نظم

ان تقریروں کے بعد ڈاکٹر منظور احمد صاحب سلانوالی نے ایک دلچسپ نظم سنائی۔ جو "خلافت دا بلاوا" کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

دوسرے بزرگوں کی تقریریں

نظم کے بعد جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ۔ جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد اور مولوی جلال الدین صاحب شمس نے تقریریں کیں ہر تقریر خاص شان رکھتی تھی۔ اور ہر معزز لیکچرار نے پوری عمدگی اور وضاحت کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سکیم احباب کے سامنے پیش کی۔ آخر میں صاحب صدر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے ایک روح پرور تقریر کے ذریعہ واذ اخذنا میثاقکم و رفعنا فوقکم الطور۔ خذوا ما اٰتینٰکم بقوۃ کے ایک حصہ کی لطیف تفسیر بیان فرماتے ہوئے امامت و خلافت کے اس امتیاز کو بیان فرمایا جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ آپ نے اس ضمن میں نماز کی مثال سامنے رکھ کر اس نظام کا ذکر فرمایا جو اسلام امام کی اطاعت کے لئے قائم کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اسلام ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ہماری نماز اس وقت تک مقبول نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہماری تمام حرکات و سکنات امام سے وابستہ نہ ہوں۔ اسی طرح ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے امام و مطاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر لبیک کہیں اور پوری مستعدی کے ساتھ ان پر عمل کریں یہ تقریریں انشاء اللہ مفصل طور پر آئندہ پرچوں میں شائع کی جائیں گی۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس ½۳ بجے زیر صدارت حضرت مولانا شیر علی صاحب منعقد ہوا۔ جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سکیم کے مختلف پہلوؤں پر پانچ پانچ منٹ تقریریں کیں۔ جن میں انہوں نے اس بات کا عہد کیا۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔

دوسرا اجلاس ساڑھے پانچ بجے ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس ۶ بجے شروع ہوا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرمائی۔ جو ½۷ بجے تک جاری رہی یہ تقریر انشاء اللہ بہت جلد شائع کی جائیگی

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

اسی دن لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام خواتین کا جلسہ دار البرکات میں جو کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک وسیع مکان ہے زیر صدارت سیدہ محترمہ ام مرزا ناصر احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم نے کی۔ بعدہ عربی نظم در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محمدی صاحبہ بنت محمد شادی خان صاحب مرحوم نے معہ ترجمہ سنائی۔ اس کے بعد زینب بیگم صاحبہ بنت احمد الدین صاحب نے تقریر کی۔ پھر استانی میمونہ صاحبہ۔ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا اور عظمت خاتون صاحبہ نے مضمون سنائے۔ پھر مریم اقبال بیگم صاحبہ نے اپنا

مضمون بعنوان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] سنایا۔

دُنیا میں تو موتی سُرمہ کا ہی ڈنکا بج رہا ہے

کس نمی گوید کہ دوغ من ترش است - یہ ایک مشہور ضرب المثل ہے اس لئے اگر میں اپنی چیز کی تعریف کروں تو یہ کوئی خوبی نہیں ہے بلکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید - دیکھئے کہ لوگ موتی سرمہ کی نسبت کیا کہتے ہیں

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنٹونمنٹ سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور لکھتے ہیں کہ آپ کے موتی سرمہ کی خدا کے فضل وکرم سے فیروزپور چھاؤنی میں دھوم مچ گئی ہے میری آنکھیں مجھے قریباً قریباً جواب ہی دے چکی تھیں خیال تھا کہ موگہ جاکر آنکھوں کا علاج کراؤں - اچانک الفضل پڑھتے پڑھتے آپ کے اشتہار پر نظر پڑی - منگوایا، استعمال کیا، سرمہ کیا ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ ہے - میں تو کیا؟ جس جس نے استعمال کیا اس کے مسیحائی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا - براہ کرم سات تولہ موتی سرمہ علیحدہ علیحدہ سات شیشیوں میں بذریعہ وی پی جلد بھیج دیجئے -

بلاشبہ آج دنیا مانتی ہے کہ موتی سرمہ ضعف بصر، گکرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندا، ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے - وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے - لہٰذا آپکو ہمیشہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئے - کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی مغالطہ میں پڑ کر سونے کی جگہ ملمع خرید لیں اور بعد میں کف افسوس ملیں

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ/) محصول ڈاک علاوہ -

اکسیر البدن دُنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کیونکہ دل میں نئی اُمنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا بس اس اکسیر کا ہی کام ہے، ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے محصولڈاک علاوہ

ڈاکٹر صاحبان اکسیر البدن کی ہی سفارش فرماتے ہیں

چنانچہ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی ایم ڈی ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے غیر معمولی فائدہ ہوا جس کیلئے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں براہ کرم ایک شیشی اور ارسال کر دیجئے اور بھیجدیں

ملنے کا پتہ:- مینیجر نور اینڈ سنز - نور بلڈنگ، قادیان ضلع گورداسپور

محافظ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں - مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں - پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں - اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں - سبز پیلے دست قے پیچش درد پسلی یا نمونیا ام الصبیان - پرچھاواں یا سوکھا - بدن پر پھوڑے - پھنسی - چھالے - خون کے دھبے پڑنا - دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا - بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا - بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا - اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں - اس موذی بیماری نے کئی دل خاندان بے چراغ و تباہ کر دئے ہیں - جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لیگئے

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب مہاراجہ جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا - اور اٹھرا کا مجرب علاج "حب اٹھرا" رجسٹرڈ کا اشتہار دیا - تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے -

اس کے استعمال سے بچہ ذہین - خوبصورت - تندرست - مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے

قیمت فی تولہ عہ تکمیل خوراک ۱۱ تولہ ہے - یکدم منگوانے پر للعہ علاوہ محصول ڈاک -

المشتہر:- حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت - قادیان

تخفیف

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد کے بموجب کہ دواؤں کی قیمت کم ہونی چاہیئے - ہم نے عرق نور کی قیمت عہ فی شیشی یا پیکٹ کی بجائے للعہ کر دی ہے - تاکہ ضرورت مند احباب آسانی فائدہ اٹھا سکیں - اگر آپ کو یا آپ کے عزیزوں کو حرارت رہتی ہو یا تلی - ضعف جگر یا معدہ یرقان - کمی بھوک - کمزوری مثانہ - دائمی قبض پرانا بخار یا کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہے - تو عرق نور مجرب المجرب ثابت ہوگا -

موسمی بخار کے ایام میں اس کا استعمال بخار کو روکتا ہے مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے -

عورتوں کی پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر اعظم ہے بانجھ پن اٹھرا کے لئے لاجواب دوا ہے - ماہواری خرابی قلت خون - اور درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بناتا ہے - فہرست مفت طلب کریں -

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور - قادیان

شہرۂ آفاق آہنی رہٹ

آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ

پرانے اور دقیانوسی سامانوں کی بجائے ہمارے ترقی یافتہ رہٹ کیوں نہیں لگا لیتے اعلیٰ میٹیریل اور بہترین نگرانی میں تیار کئے جاتے ہیں - پائداری اور بافراط پانی دینے میں بے نظیر ثابت ہو چکے ہیں انکی اوسط پیداوار نمایاں طور پر بڑھ جائیگی روزمرہ کی مرمت اور بگڑنے کے ٹنٹوں سے آپ ہمیشہ کیلئے بے فکر ہو جائینگے ماہران زراعت ان رہٹوں کی ابر زور سفارش کرتے ہیں - پرانی قسم کے چوبی رہٹوں کے تمام نقص اور خرابیوں کا خاتمہ کر دیا ہے -

اڑہائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپے ماہوار منافع حاصل کیجئے

آہنی خراس (دبل چکی)

ہمارے آہنی خراس چھوٹے پیمانے پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں - ہر قسم کے غلہ جات کے علاوہ ان میں ہلدی نمک بھی پیسا جاتا ہے - اس چکی سے اناج کے اصلی جوہر قدرتی نمائع نہیں ہوتے - آٹا ڈیڑھ من دانہ پانچ من فی گھنٹہ تیار ہوتا ہے - اعلیٰ میٹیریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں - اڑہائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر کم از کم پچاس روپے ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے - علاوہ ازیں فلور ملز بیلنے جات انگریزی ہل - چاف کٹر - بادام روغن بیوپاری قیمے اور چاولوں کی مشینیں اور زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے -

اصلی اور اعلیٰ مال منگانیکا قدیمی پتہ

ایم - اے - رشید اینڈ سنز انجینئرز - بٹالہ - پنجاب

ہر خاص و عام کو اطلاع

۱- آنکھوں سے پانی بہنا - دکھنا - نگاہ کی کمزوری - پلکوں کا گرنا - ردہے - پرانی لالی - جالا - پھلی - ناخونہ - خارش وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں "اکسیر عثمانی" بفضل اکسیر ہے - گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے تندرست آنکھوں کا محافظ ہے - نمونہ ۲/ قیمت فی تولہ عہ بچوں کی آنکھ کے واسطے تیر بہدف ہے (۲) منہ کے اندر بدبو - دانتوں کے درد ہلنے - خون - پیپ آنے - مسوڑوں کے پھولنے گوشت گل جانے وغیرہ در جملہ امراض دندان کے دفع کرنے میں "عثمانیہ منجن" بفضل اکسیر ہے نمونہ ۲/ قیمت فی تولہ عہ ہر دو ادویات ایس ایم عثمان - اینڈ کو آگرہ - سے طلب کریں - مینیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ناگپور ۲۲ مئی - آج قریبًا اڑھائی بجے صبح گورنمنٹ سیکریٹ ناگپور کی عمارت کو آگ لگ گئی - ہوا نے آگ اس قدر بھڑکا دی - کہ ڈیڑھ گھنٹہ کے عرصہ میں عمارت کا نصف حصہ جل کر راکھ ہو گیا - محکمہ خفیہ پولیس پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ - انسپکٹر جنرل پولیس اور ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پرانے ریکارڈ کلیتہً تباہ ہو گئے - قریبًا دس لاکھ روپے کی مالیت کے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے - یہ عمارت ۱۹۱۰ء میں ۱۴ لاکھ روپیہ کے خرچ پر تعمیر ہوئی تھی -

لنڈن ۲۴ مئی - مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم نے آج بکنگھم محل میں ملک معظم سے ملاقات کی -

لنڈن ۲۴ مئی - دارالعوام میں آج دوبارہ انڈیا بل کے رپورٹ سٹیج پر بحث و تمحیص ہوئی - اور ایک دفعہ پھر عورتوں کی مخصوص ملازمتوں کے حق - فیڈریشن کے مالی پہلو - تجارتی امتیازات - شہزادگان کے شبہات - اور صوبائی لیجسلیچروں کے ایکٹ پر غور و خوض ہوا -

برلن ۲۳ مئی - سرکاری طور پر اعلان ہوا - کہ ہر ولہم کروگر جس کے لئے پیو پلز کورٹ نے فوجی اسرار کے افشا کے الزام کے سلسلہ میں سزائے موت تجویز کی تھی - آج پھانسی دے دیا گیا ہے -

لنڈن ۲۴ مئی - رائل ایر فورس کی توسیع بڑے زور شور سے ہو رہی ہے وزارت صیغۂ پرواز کی اپیل پر آج لنڈن میں مراکز بھرتی پر بھرتی ہونے والوں کا بھاری ہجوم تھا - پبلک نے برطانیہ کی ہوائی طاقت کو دوسرے ہمسایہ ممالک کی طاقتوں کے ہم پلہ بنانے کی پالیسی کو ایک سخت ضرورت کے مترادف خیال کیا ہے -

لنڈن ۲۴ مئی - کابینہ کی جدید تشکیل کے سلسلہ میں جو مسٹر سٹینلے بالڈون کے مسٹر میکڈانلڈ سے عہدہ وزارت کے لے لینے سے ضروری طور پر عمل میں آئے گی - کئی قسم کی خیال آرائیاں ہو رہی ہیں - چنانچہ افواہ ہے - کہ سر سائمن فارن سیکرٹری کی جگہ مسٹر انتھونی ایڈن مقرر ہونگے - اور سر سائمن اغلبًا سر گلمور کی بجائے ہوم سکرٹری ہونگے

مسٹر چیمبرلین کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ شاید اپنے سابقہ عہدہ پر ہی فائز رہیں ؛

بنڈی آڈ - ۲۴ مئی - ریاست بڑودہ کے ایک گاؤں میں آگ لگ جانے کی وجہ سے ۳۵ خاندان بے خانماں ہو گئے ان خاندانوں کے قریبًا ۱۵۰ اشخاص کے خوراک - پارچات اور رہائش کے انتظام کے لئے فنڈ جمع کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں ؛

لکھنؤ ۲۳ مئی - لکھنؤ شہر - چھاؤنی اور دیہاتِ ضلع سے متعدد لوگوں کے لو لگنے کی وجہ سے مرجانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں ؛

دہلی ۲۴ مئی - زمینداروں کو ان کے اوقاتِ بےکاری میں مصروف رکھنے کے لئے ایک سکول کپڑا بننے اور چھینٹ رنگنے کا سلور جوبلی کی یادگار میں شاہ باغ شاہدرہ (دہلی) میں کھولا گیا ہے - دہلی کے دیہاتی رقبہ میں یہ اپنی قسم کا پہلا سکول ہے

رُوم ۲۴ مئی - سائنور مسولینی نے ایک تقریر کے دوران میں اطالیہ اور ایبی سینیا کی باہمی مصالحتی گفت و شنید کے سلسلہ میں کہا - کہ کسی کو اطالیہ میں یا باہر یہ خیال نہیں کرنا چاہئے - کہ ہم بلا سوچے سمجھے فیصلہ کر لینگے - اور اگر فیصلہ ہو جائے - تو ہم اس سے پھرینگے نہیں - انہوں نے یہ بھی کہا - کہ ہمارا اصول یہ ہے - کہ پانچ روز شیر کی طرح بہادر بن کر گرجنا بہتر ہے بہ نسبت ۳۰ دن بھیڑ کی طرح گذارنے کے -

سٹاک ہوم ۲۴ مئی - آج مناظر ہائے مسرت و شادمانی میں شہزادی انگرڈ آف سویڈن کی شادی شہزادہ فریڈرک آف ڈنمارک کے ساتھ ہوئی - شاہ سویڈن شاہ ڈنمارک اور شاہ بلگیریا اس تقریب پر موجود تھے -

لنڈن ۲۴ مئی - ملک معظم اور ملکہ معظمہ کل ایلیٹ اینڈ لنڈن کی جانب سلور جوبلی سواری فرمائینگے - شہر میں سے ہوتے ہوئے وہ لائم ہوس پہونچیں گے - جہاں انز کرالیٹ اینڈ بارو کے میئروں سے ملیں گے ؛

جنیوا ۲۵ مئی - تنازع ایبی سینیا پر اٹلی نے مصالحت کر لی ہے - اور ہر معاملے میں مکمل اتفاق ہو گیا ہے - اٹلی نے برطانیہ کی تجاویز کو معمولی سی ترمیم کے بعد مان لیا ہے - یہ تجاویز ۱۹۲۸ء کے اطالیہ اور ایبی سینیا کے مابین معاہدہ پر مبنی ہیں - جو افزائے طاقت سے اجتناب - صلح کے لئے تعین وقت - اور بصورت ناکامیابی مصالحت کونسل کے دوسرے انعقاد کے انتظام پر مشتمل ہیں -

الٰہ آباد ۲۵ مئی - جاپانی ہوا باز جو انگلستان اور جاپان کے مابین ایک نیا ہوائی رستہ تلاش کرنے کے درپے ہے - کل کراچی پہونچا - وہاں سے پرواز کر کے قریبًا سوا چار بجے شام آج الٰہ آباد پہونچا - اس نے بیان دیا کہ جاپان کی خواہش ہے کہ انگلستان اور جاپان کے درمیان ڈاک اور مسافروں کی آمد و رفت کا ایک نیا راستہ دریافت کرے -

کراچی ۲۴ مئی - سندھ کے مختلف حصوں میں ڈاکوں اور چوریوں کے سلسلہ میں پندرہ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں - پانچ گرفتاریاں کا شمور گاؤں کے مندر کی چوری کی وجہ سے ہیں - اور پانچ ڈاکہ شداد پور کے سلسلہ میں ہیں - باقی پانچ کراچی میں واقع شدہ چوریوں کا نتیجہ ہیں -

کراچی ۲۴ مئی - کراچی کے مقامی چینیوں میں ایک اٹھارہ سالہ چینی لڑکی کے اپنے منسوب کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کی وجہ سے کچھ بےچینی پیدا ہو گئی لڑکی نے چینی یووک سبھا کے سامنے احتجاج کیا - کہ چونکہ اس آدمی کا ایک بازو سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے کاٹ دیا گیا تھا - اس لئے وہ اس سے شادی نہیں کرے گی ؛

شملہ ۲۴ مئی - ریلوے اسٹینڈنگ فنانس کمیٹی کا ایک اجلاس ۴-۵ جولائی کو بنگلور میں منعقد ہونا قرار پایا ہے -

بغداد ۲۳ مئی - بغاوت کے تصفیہ کے بعد ذرائع آمد و رفت بڑی تیزی سے ترقی پذیر ہیں اور برطانوی انجنیئر بغداد جا رہے ہیں - تاکہ بصرہ ریلوے لائن کی جس کو باغی قبائل نے بہت کچھ نقصان پہونچایا تھا جلد از جلد مرمت ہو سکے - پولیس اپنی ان چوکیوں پر بھی دوبارہ قابض ہو رہی ہے - جن پر باغیوں نے قبضہ کر لیا تھا -

لاہور ۲۵ مئی - کانگریس اس وقت ممبروں کی بھرتی کر رہی ہے - لیکن اس امر کے پیش نظر کہ صوبہ کے بہت کم لوگوں نے اپنے آپ کو کانگریس کا ممبر بننے کے لئے پیش کیا ہے - کانگریسی حلقوں میں بہت مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے - ممبروں کی بھرتی کا کام ۱۱ جون کو ختم ہو جائے گا - اور جنرل الیکشن ۱۵ جون کو ہو گا ؛

امرتسر ۲۵ مئی - لوکل گورنمنٹ انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ نے جولاہوں کی امداد کے لئے امرتسر میں ایک مارکیٹ آفس کا انتظام کیا ہے - جس کے متعلق تقریبًا تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں - اس آفس کا کام جولاہوں کو کام مہیا کرنا نئے نئے ڈیزائن تیار کرنا ان کے کام کی نگرانی کرنا ان کے تیار کردہ مال کے نکاس کا بندوبست کرنا اور دیگر ہر ممکن طریق سے جولاہوں کو امداد بہم پہونچانا ہو گا -

امرتسر ۲۵ مئی - لالہ پنڈی داس سردار سردول سنگھ اور لالہ کدار ناتھ اراکین پراونشل کانگریس کمیٹی کانگریس کی دو پارٹیوں کے اختلافی مسائل کو سلجھانے کے لئے کل امرتسر پہونچے - اور سٹی کانگریس کی ایگزیکیٹو کمیٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا - حکومت کے کراچی فائرنگ پر تحقیقاتی کمیٹی کے تقرر سے انکار کرنیکے خلاف ریزولیوشن پاس کئے گئے -

رنگون ۲۵ مئی - ضلع ہنتھاوادی کے ایک گاؤں میں فساد ہو جانے کے سلسلہ میں ایک برمی کو گولی لگی - جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو گیا - دوسرا زخمی ہوا - ایک پولیس سب انسپکٹر بھی خفیف طور پر زخمی ہوا ؛

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی